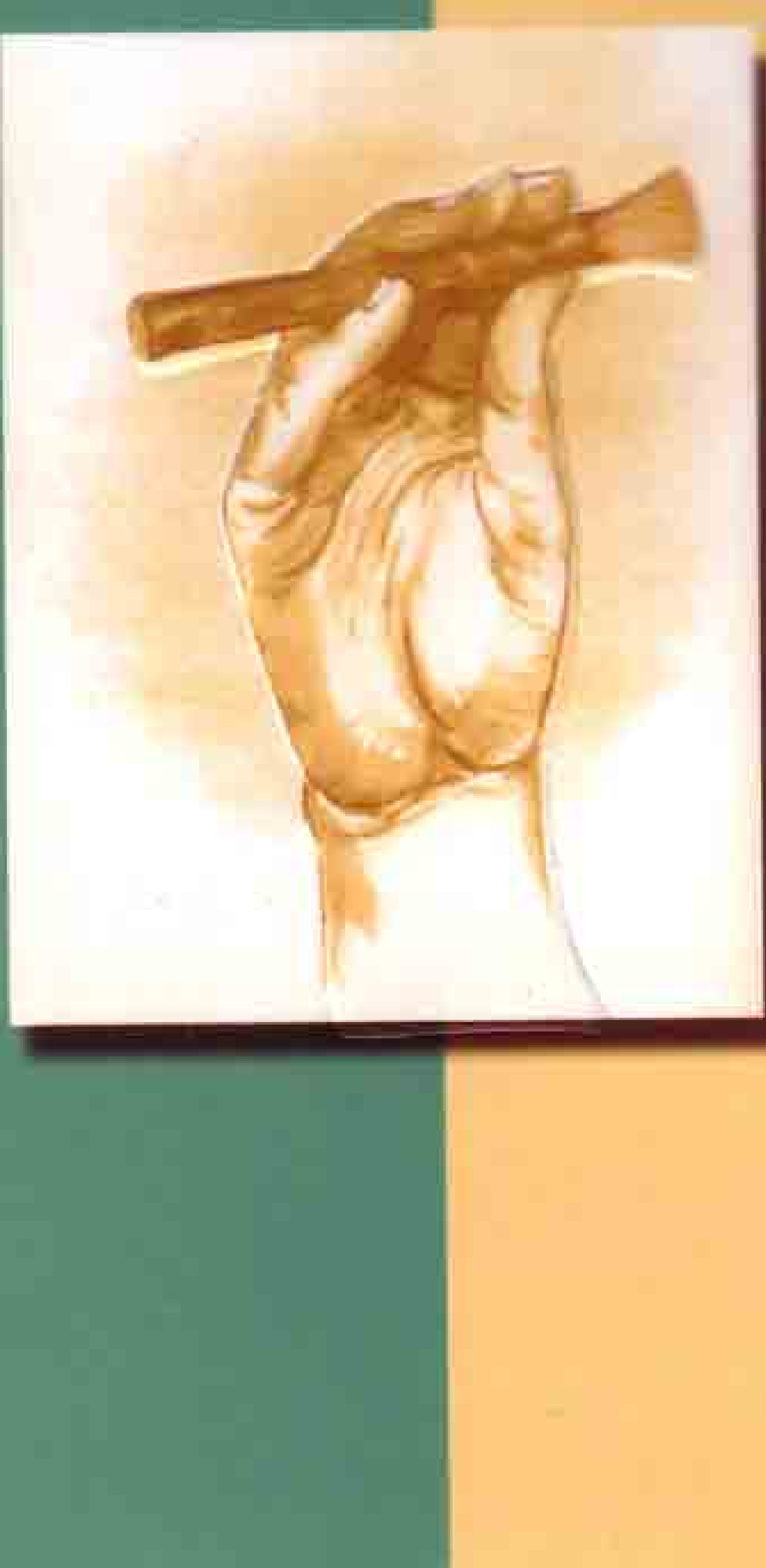
مِسواک

احادیث و آثار پر مشتمل مسواک کے فضائل،
فوائد اور آداب کا ایک حسین گلدستہ



مؤلف
مولانا محمد زکریا
اُستاذ
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

جامع مسجد قدسی جمشید روڈ نمبر 1 کراچی

طبع اول

نام کتاب.................... مسواک

مؤلف...................... محمد زکریا

تعداد طباعت.............. ۱۱۰۰

سن طباعت............... 1429ھ بمطابق 2008ء

ملنے کا پتہ:

جامع مسجد قدسی جمشید روڈ نمبر ا کراچی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسلام ایک ہمہ گیر اور ہمہ جہت مذہب ہے اسلام نے جہاں انسان کو دل کے تزکیہ، دماغ کی تطہیر، کان، زبان اور نظر کی حفاظت کا حکم دیا ہے وہیں اسے اپنے ظاہر کو بھی پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔، اسلام میں نہ تو رہبانیت ہے جس میں ظاہری صفائی وستھرائی کو جرم تصور کیا جائے اور نہ ہی اسلام میں ظاہری حسن پرستی کا کوئی تصور ہے کہ باطن اور دل ودماغ گندگی وغلاظت سے بھرے رہیں اور ان کو پاک صاف کرنے کی کوئی کوشش نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اس لئے اتارا ہے کہ اس سے تطہیر وپاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا کام لے سکیں جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے: ''وانزلنا من السماء ماء طھورا'' ترجمہ:...''اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنے والا''۔ اور سورۃ الحج میں ہے: ''ثم لیقضوا تفثھم'' اپنے جسم سے میل کچیل کو دور کرو۔ اور سورۂ مدثر میں کپڑوں کو بھی پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے: ''وثیابک فطھر والرجز فاھجر'' اور اپنے کپڑے پاک وصاف رکھئے اور پلیدی سے دور رہئے۔

ا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں خاص طور پر اہل قبا کی اس لئے تعریف وتوصیف فرمائی کہ وہ جسمانی صفائی ستھرائی کا خوب اہتمام کرتے تھے جیسا کہ سورۂ توبہ میں ہے:

''فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین''۔

ترجمہ:...''قبا میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک وصاف ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اگر آپ صرف پاکیزگی کے اعتبار سے اسلام کا موازنہ دوسرے مذاہب سے کریں تو یقیناً آپ یہ تسلیم کریں گے کہ اسلام دنیا کا پاکیزہ ترین مذہب ہے۔ دنیا میں ایسے مذاہب بھی ہیں

جن کی تعلیمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جسم کے کسی حصے سے بال نہ کاٹے جائیں اور نہ صاف کئے جائیں۔ بتلایئے اس کے بغیر پاکیزگی اور صفائی کیسے حاصل ہو سکے گی؟ امریکن، یورپین اور انگریز بڑے مہذب اور صفائی پسند کہلاتے ہیں' لیکن ان کے ہاں وضو اور غسلِ جنابت کا کوئی تصور نہیں، استنجاء میں پانی کے بجائے ٹیشو پیپر استعمال کیا جاتا ہے، کھڑے کھڑے پیشاب کرتے ہیں' اس کے بعد پانی یا کسی اور چیز کے استعمال کئے بغیر چل دیتے ہیں۔ جس کی بناء پر جسم اور کپڑے دونوں ناپاک ہو جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ نجاست اور ناپاکی کی حالت میں رہتے ہیں۔

ہندو پنڈتوں اور جوگیوں کے ہاں صفائی کا کوئی اہتمام نہیں' بلکہ ان کی سوچ یہ ہے کہ مہینوں غسل نہ کرنے اور گندہ رہنے سے بھگوان خوش ہوتا ہے۔ غرضیکہ آپ کسی بھی سوسائٹی، کسی بھی معاشرہ اور کسی بھی مذہب والوں کے ساتھ مسلمانوں کا موازنہ کر کے دیکھ لیں' انشاء اللہ! آپ پاکیزگی اور صفائی میں مسلمانوں کو صف اول میں پائیں گے۔

ویسے تو اسلام ہمیں جسم کے ہر حصہ کو پاک وصاف رکھنے کا حکم دیتا ہے' مگر منہ اور دانتوں کی پاکیزگی اور صفائی پر بہت زیادہ زور دیتا ہے' اس لئے کہ انسان جو چیز بھی کھاتا ہے اس کا واسطہ اور ذریعہ منہ اور دانت ہی ہیں' انسان غذا کو دانتوں سے چباتا ہے' اس کے بعد وہ غذا معدہ میں جاتی ہے۔ منہ اور دانت اگر بدبودار اور گندے ہوں گے تو بدبودار اور جراثیم آلودہ کھانا معدہ میں جائے گا' جس سے طرح طرح کی مہلک بیماریاں پیدا ہوں گی۔

دانتوں کو پاک وصاف رکھنے کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسواک کا حکم دیا ہے۔ مسواک کے بہت سے فائدے ہیں جن کا آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کریں گے' مگر ان میں سے دو فائدے بہت ہی نمایاں ہیں۔ ا....اس سے منہ پاک وصاف ہوتا ہے' ۲....اللہ تعالیٰ اس سے راضی اور خوش ہوتا ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: ''**السواک مطهرة للفم و مرضاة للرب**''

مسواک نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ اور پیاری سنت ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''**ان كنتم تحبو ن الله فا تبعو نی يحببكم الله**

ویغفر لکم ذنوبکم". (آل عمران ۳۱)

ترجمہ:... "اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف کردیں گے"۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے سے ایک تو اللہ تعالیٰ محبت فرمائیں گے اور دوسرے گناہ معاف فرمادیں گے، بندے کو اور کیا چاہیئے؟

کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی ۔۔۔ محبوبِ خدا ہے وہ جو محبوبِ نبی ہے

بندے کی محبت سے ہے آقا کی محبت ۔۔۔ جو پیرو احمد ہے وہ محبوبِ خدا ہے

ہر سنت حضرت پر چل سر کے بل اے دل ۔۔۔ کردے جو خدا تجھ کو ادب دان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا بات ہے حضرت کی اطاعت کے شرف کی ۔۔۔ شاہانِ دو عالم ہیں غلامانِ محمد

یقینی بات ہے کہ انسان کی سعادتِ ابدی وعزتِ سرمدی خداوند جل وعلیٰ کی محبت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی پر موقوف ہے، بالخصوص جس وقت امت میں کئی قسم کی خرابیاں پھیل جائیں، سنتوں کی جگہ بدعات اور رسومات جڑ پکڑ لیں معاشرت، معاملات اور طرز زندگی میں اعدائے اسلام کے طریقے اپنائے جائیں، جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے والوں کی تضحیک کی جائے، طعن وتشنیع اور دل خراش جملوں سے ان کی مہمانی کیجائے، ایسے وقت میں جو باہمت وپُرعزم مسلمان سر بکف ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کر کے ان کو زندہ کرنے میں سر دھڑ کی بازی لگائے گا، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سو شہیدوں کا اجر وثواب عطا کیا جائے گا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من تمسک بسنتی عند فساد أمتی فله أجر مائة شهید". (رواه البیهقی فی کتاب الزهد)

ترجمہ:... "حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت میری امت میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جائے اسوقت جو میری سنتوں کو مضبوطی سے تھامے گا' اللہ تعالیٰ اس کو سو شہیدوں کا اجر و ثواب عطاء کرے گا''۔

مسواک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم سنت ہے' عوام تو عوام خواص تک اپنی غفلت اور سستی سے اس سنت کو چھوڑے ہوئے ہیں' ماڈرن اور بزعم خویش روشن خیال طبقہ اس کو معیوب سمجھتا ہے، ایسے دور میں جو شخص اس سنت پر عمل پیرا ہو کر اسے زندہ کریگا اور دوسروں کو اس کی ترغیب دے گا' یقیناً وہ سو شہیدوں کے اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔

بندہ نے اس سعادت ابدی کے حصول کی حرص میں شہید اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ کی '' کشف النقاب عمایقولہ الترمذی وفی الباب '' سے مسواک کے فوائد، مسائل اور آداب کے متعلق سو احادیث و آثار پر مشتمل ایک حسین گلدستہ تیار کیا ہے۔ بندہ اپنی اس کاوش و محنت میں اپنے آپ کو اس وقت کامیاب تصور کرے گا جب آپ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں گے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیں گے۔

رب کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو قبول فرما کر میرے لئے' میرے والدین' اساتذہ اور دوست واحباب کے لئے روز قیامت سرخ روئی و کامیابی کا ذریعہ بنائے۔

محمد زکریا

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

نظم

فرمانِ نبی پہ کان دھرو! مسواک کرو مسواک کرو
مسواک نبی کی سنت ہے محبوب پیاری خصلت ہے
جو اس سے نمازیں پڑھتے ہیں درجات زیادہ بڑھتے ہیں
اللہ کی رضائیں لیتے ہیں تو یر فرشتے دیتے ہیں
دانتوں کی صفائی ہوتی ہے اور تیز بینائی ہوتی ہے
دانت جو مَل مَل دھوتے ہیں مضبوط مسوڑھے ہوتے ہیں
یہ فہم کو تیز بناتی ہے نسیان کو دور ہٹاتی ہے
مسواک جو ہر دم کرتے ہیں جرثوم تنفس مرتے ہیں
یہ سانس کو صاف چلاتی ہے تکثیر لعاب گھٹاتی ہے
تخریج وبائیں کرتی ہے تحلیل غذائیں کرتی ہے
یہ بلغم صاف کراتی ہے ٹی بی کا اثر دباتی ہے
فرمانِ نبیؐ پہ کان دھرو مسواک کرو، مسواک کرو

ابوالخیر اسدی

دانتوں کی خرابی مہلک امراض کا باعث بنتی ہے

جدید وقدیم اطباء اس اصول پر متفق ہیں کہ اکثر امراض جو انسانی صحت کے لئے مہلک ہیں، وہ دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جتنی غذائیں انسان کے اندر جاتی ہیں انہیں دانتوں ہی سے واسطہ پڑتا ہے، اب اگر دانت خراب ہوں گے یا مسوڑھوں میں پیپ یا گندہ مواد جمع ہوگا تو ان کے جراثیمی اثرات غذا میں مختلط ہوکر اندر چلے جائیں گے، جن کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ زہریلے جراثیم اندر جا کر مہلک امراض کا باعث بنیں گے۔

ان جراثیم سے بعض اوقات ایسی مہلک بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو انسان کو ختم کر کے چھوڑتی ہیں، اس لئے تمام ممالک میں دانتوں کی حفاظت کے لئے کئی قسم کے ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاؤڈر اور منجن تیار ہو چکے ہیں، ان پر روزانہ کروڑوں روپے خرچ آتا ہے۔

اسلام ایک سادہ اور فطری مذہب ہے، اس میں ایک ایسی جامعیت ہے جس میں دین اور دنیا کی تمام بھلائیاں سمٹ کر آ گئی ہیں، چونکہ اس کے ہر عمل میں فطری سادگی ہوتی ہے اس لئے انسان ظاہر میں اس کے فوائد اور نتائج سمجھنے سے قاصر رہتا ہے، اسلام میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ نماز کے ساتھ مسواک کر لیا کریں۔

مسواک ایک معمولی درخت کی جڑ سے بنائی جاتی ہے، اس کی شکل بھی معمولی اور سادہ ہوتی ہے جو معمولی قیمت پر حاصل ہو جاتی ہے لیکن اس کے استعمال میں اتنے طبی فوائد جمع ہیں کہ عصر حاضر کے محققین ڈاکٹر حضرات بھی رائے دے چکے ہیں کہ اس پیلو کی لکڑی میں ایسا مادہ ہوتا ہے جس کے استعمال سے دانتوں کے جملہ امراض رفع ہو جاتے ہیں۔

اخوانِ ملت! اگر آپ اس مسواک کے سادہ فطری طریقہ پر عمل کریں تو آپ رب کی خوشنودی، اخروی ثواب و رفع درجات کے علاوہ سینکڑوں مہلک امراض سے بھی بچ سکتے ہیں۔

مسواک کی تحقیق اور اس کا حکم

مسواک سواک سے بنا ہے اور عربی میں "ما یدلک بہ الأ سنان "یعنی وہ لکڑی وغیرہ جس سے دانتوں کو رگڑا جائے اور یہ ماخوذ ہے "تساوکت الابل " سے اور یہ اس وقت کہتے ہیں جب کہ اونٹ کمزوری کی وجہ سے آہستہ اور نرم چال چل رہے ہوں، اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسواک نرمی کے ساتھ کرنی چاہیے۔

مسواک کا حکم: چاروں آئمہ کرام مسواک کے سنت رسول ﷺ ہونے پر متفق ہیں اور اصحاب ظواہر کے نزدیک مسواک کرنا واجب ہے۔ ابن حزم ظاہری صرف جمعہ کے دن وجوب کے قائل ہیں، احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے مسواک کرنا واجب تھا۔

مسواک کے متعلق ایک بحث یہ ہے کہ یہ سنت وضو ہے یا سنت صلوٰۃ یعنی وضو کے وقت مسواک کرنا سنت ہے یا جب نماز کے لئے کھڑے ہوں اس وقت سنت ہے؟ حنفیہ کے یہاں مشہور قول کے مطابق سنتِ وضو ہے جبکہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک وضو اور نماز دونوں کے لئے سنت ہے' لیکن ایک قول کے مطابق حنفیہ کے یہاں نماز کے وقت بھی مسواک کرنا مستحب ہے، جیسا کہ شیخ ابن الہمام نے لکھا ہے کہ پانچ اوقات میں مسواک کرنا مستحب ہے:

۱:... **عند اصفرار الأسنان**۔ جب دانت پیلے ہو جائیں۔

۲:... **عند تغیر الرائحۃ**۔ جب منہ میں کسی قسم کی بدبو پیدا ہو جائے۔

۳:... **عند القیام من النوم**۔ جب نیند سے بیدار ہو۔

۴:... **عندا لقیام الی الصلوٰۃ**۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوں۔

۵:... **عند الوضوء**۔ وضو کے وقت۔

سو اس قول کے مطابق ہمارے یہاں بھی نماز کے وقت مسواک کرنا سنت ہے' مگر احتیاط لازم ہے' اس لئے کہ اگر مسواک کرنے کی وجہ سے خون نکل آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ جن لوگوں کے مسوڑھے کمزور ہوں اور مسواک کرنے سے خون نکل آتا ہو تو ایسے لوگوں کو نماز

سے پہلے مسواک نہیں کرنی چاہئے۔

تفصیل مذکور کی رو سے ہمارے اور شوافعؒ کے درمیان فرق یہ ہوگا کہ ہمارے یہاں سنت ہے وضو کے وقت اور مستحب ہے نماز کے وقت، اور شافعیہ کے یہاں نماز کے وقت بھی سنت ہے۔ مالکیہ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے یہاں بھی سنت وضو ہے۔ لیکن ان کے یہاں یہ تفصیل ہے کہ اگر وضو اور نماز کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو گیا ہو تو نماز کے وقت بھی سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اگر وضو اور نماز کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو گیا ہو اور تجدید وضو کا ارادہ نہ ہو تو اس صورت میں صرف مسواک کر لیا جائے۔

مسواک کے بیشمار فضائل، فوائد اور حکمتیں ہیں، نیز حکم شرع ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار طبی فوائد بھی ہیں جو جدید سائنس اور تحقیق سے ثابت ہو چکے ہیں۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں مسواک کے فضائل، فوائد اور حکمتوں کو ملاحظہ فرمائیں:

مسواک حق تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے

۱:...’’عن أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ” السواک مطهرة للفم و مرضاة للرب“. (اخرجہ احمد: ۱-۳،۱۰)

ترجمہ:...’’حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب کی خوشنودی کا ذریعہ ہے‘‘۔

۲:...’’عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: علیکم بالسواک فانها مطیبة للفم مرضاة للرب‘‘. (رواه البخاری تعلیقاً فی کتاب الصیام من حدیث عائشة)

ترجمہ:...’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور رب کی خوشنودی ہے‘‘۔

۳:..."عن ابن عباس رضی اللہ عنهما مرفوعاً. السواک مطهرة للفم مرضاة للرب ومجلاة للبصر". (رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر کما فی الترغیب ۱: ۱۲۹)

ترجمہ:..."حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت ہے کہ مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضا مندی اور بینائی بڑھانے کا ذریعہ ہے"۔

مذکورہ احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مسواک کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اوراس کی رضا حاصل ہوتی ہے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نظیف ہے۔ اور وہ نظافت کو پسند کرتا ہے، مزید یہ کہ مؤمن کا منہ تلاوتِ کلام پاک اور ذکر الٰہی کا محل ہے' محل کی نظافت اور پاکیزگی کا ہونا ذکر وتلاوت کے وقت مستحب اور بندے کا محبوب عمل ہے' جو رب کریم کی خوشنودی کا باعث اور ذریعہ بنتا ہے۔

سبحان اللہ! عمل کتنا چھوٹا اور اجر کتنا بڑا! اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تلاش کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو حرز جاں بنا کر پابندی سے مسواک کیا کریں۔

مسواک اور احتمال فرضیت

۴:..."عن أبی أمامة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: تسوّکوا فان السواک مطهرة للفم' مرضاة للرب ، ماجاء نی جبرئیل الاأوصانی بالسواک حتی لقد خشیت أن یفرض علیّ وعلی امتی ، ولولا أن أشق علی امتی لفرضته علیهم ، و إنی لأستاک حتی خشیت أن أحفی مقادم فمی". (اخرجه ابن ماجة: ۱: ۲۵)

ترجمہ:..."حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کیا کرو، کیوں کہ مسواک کرنے میں منہ کی پاکیزگی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہم

السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری امت پر مسواک فرض نہ ہوجائے، اگر مجھے اپنی امت پر تنگی اور دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کو فرض کر دیتا، اور میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے اپنے منہ کے اگلے حصہ کے چھل جانے کا خطرہ ہے“۔

۵:...” عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لو لا أن أشق علی أمتی لامرتهم بالسواک عند کل صلاة. (اخرجه احمد ا۔ ۱۲۰)

ترجمہ:...” حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت اور دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

مسواک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب اور امت پر سنت ہے

۶:...” عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: هی لکم سنة وعلیّ فریضة: السواک، والوتر، وقیام اللیل“.

(التلخیص: ا ۔۲۸ وفی اسناده موسیٰ بن عبدالرحمن المغانی و هو متروک)۔

ترجمہ:...” حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چیزیں تمہارے لئے سنت اور مجھ پر فرض ہیں:
ا...مسواک ۲...وتر کی نماز، ۳...تہجد کی نماز۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ دانت کے گرنے اور مسوڑھے کے چھلنے کا خطرہ ہوگیا۔

مسواک لازم ہے

۷:...''عن رافع بن خديج رضي الله عنه مرفوعاً:
السواک واجب. الحديث''. (رواه ابو نعیم کما فی التلخیص: ۱۔ ۶۹)
ترجمہ:...''حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ مسواک واجب ہے''۔

یعنی مسواک میں فوائد کثیرہ کی بنا پر اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ امت پر واجب اور لازم ہوتا، لیکن اس میں چونکہ امت کے لئے تنگی اور دشواری ہوتی، اس لئے اب یہ واجب اور لازم نہیں۔جیسا کہ دوسری احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے۔

امت پر تنگی اور مشقت کے خوف سے مسواک کو فرض قرار نہیں دیا

۸:...''عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو لا أن أشق على امتي لأمرتهم بالسواک مع كل صلاة''. (رواه البخاری)
ترجمہ:...''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے امت کی مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا''۔

۹:...''عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعاً قال: لولا أن أشق على أمتي لفرضت عليهم السواک كما فرضت عليهم الطهور''. (اخرجه الطحاوی: ۱۔ ۲۳)
ترجمہ:...''بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے مرفوع روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا، جس طرح میں نے ان پر وضو فرض کیا ہے''۔

۱۰:... ’’عن واثلة رضی الله تعالی عنه مرفوعاً، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: امرت بالسواک حتی خشیت أن یکتب علیّ‘‘. (اخرجه احمد: ۳. ۴۹۰ وفی الترغیب: ۱. ۱۳۱)

ترجمہ:... ’’حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بار بار مسواک کی تاکید کی گئی، یہاں تک کہ مجھے اس کی فرضیت کا اندیشہ ہونے لگا‘‘۔

۱۱:... ’’عن زید بن خالد رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ’’لو لا أن أشق علی أمتی لأمرتهم بالسواک عند کل صلاة‘‘ قال: فکان زید بن خالد سواکه علی أذنه موضع القلم من أذن الکاتب، فلایقوم لصلوة الا استن ثم رده فی موضعه‘‘.

(اخرجه ابن ابی شیبة: ۱. ۱۶۸، ابو داود: ۱. ۷)

ترجمہ:... ’’حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ زید بن خالد مسواک کو کان میں اس جگہ رکھتے تھے جہاں پر کاتب قلم رکھتا ہے، پس جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے، مسواک کرتے پھر اسے اس کی جگہ پر رکھ دیتے تھے‘‘۔

مذکورہ بالا احادیث سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مسواک کی کیا اہمیت اور کیا افادیت ہے۔ چونکہ ہر نماز کے وقت مسواک کرنا امت کے لئے مشقت اور دشواری کا باعث ہوتا، اس لئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کو ہر نماز کے وقت امت کے لئے فرض اور لازم قرار نہیں دیا، اگرچہ اس کے فضائل وفوائد کا تقاضا تو یہی تھا کہ اس کو فرض و لازم

قرار دیا جائے۔

قربان جایئے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور شفقت پر کہ امت کی سہولت اور آسانی کا کس قدر خیال فرمایا۔مختلف انداز میں اس کی ترغیب دی اور اس کی افادیت کو اجاگر کیا' تاکہ امت کا کوئی فرد اس کے فضائل اور فوائد سے محروم نہ رہے' مسواک کے لاتعداد فوائد' بے شمار فضائل اور اس کی بیحد تاکید کے باجود اسے فرض قرار نہیں دیا' تاکہ مسواک نہ کرنے والا گنہگار نہ ہو۔

احتمال وحی

۱۲:...''عن التیمیؒ قال: سألت ابن عباسؓ عن السواک فقال: مازال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنابه حتی خشینا أن ینزل علیه فیه''. (اخرجه الطیالسی: ۱.۳۵۸ برقم ۲۷۳۹)

ترجمہ:...''حضرت تیمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسواک کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بار بار مسواک کا حکم فرماتے رہے' حتیٰ کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ اس کے بارے میں (اللہ کی طرف سے) آپ ﷺ پر کوئی حکم نازل نہ ہوجائے''۔

۱۳:...'' عن أنس رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أکثرت علیکم فی السواک''.

ترجمہ:...''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے' تمہارے لئے مسواک کے بارے میں بہت تاکید کی گئی ہے''۔

۱۴:...''عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: مازال النبی صلی اللہ علیه وسلم

يذكر السواك حتى خشينا أن ينزل فيه قرآن".

(رواه ابو يعلى و البزار و الطبرانی فی الكبير وفيه ابو على الصيقل وهومجهول كما فی المجمع : ١. ٢٣١)

ترجمہ:... ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار مسواک کا ذکر فرماتے تھے، حتیٰ کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ اس کے بارے میں قرآن نازل نہ ہو جائے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک کے بارے میں بار بار ذکر کرنا، یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کو یہ اندیشہ اور گمان ہوا کہ اس کے بارے میں قرآن مجید میں حکم نازل نہ ہو جائے۔ اس سے مسواک کی اہمیت اور افادیت واضح ہوتی ہے۔

چنانچہ اسی تاکید کی روشنی میں بعض فقہاء جیسا کہ اسحٰق ابن راہویہؒ، اور داؤد ظاہریؒ وغیرہ نے مسواک کو واجب قرار دیا ہے۔

وصیت جبرائیل

١٥:... ''عن أم سلمة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مازال جبرائيل يوصينی بالسواک حتى خفت على اضراسی".

(اخرجه المنذری فی الترغيب عن الطبرانی : ١. ١٣١)

ترجمہ:... ''حضرت ام سلمة رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں کے (چھل جانے کا) خوف ہو گیا''۔

١٦:... '' عن سهل بن سعد رضی الله عنه أنه قال: قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : مازال جبرائیل یو صینی بالسواک حتی خفت علی أضراسی".

(رواہ الطبرانی کما فی المجمع: ۲. ۹۹)

ترجمہ:... "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے بار بار مسواک کی وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں کے چھل جانے کا خوف ہوا"۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بار بار وصیت اور تاکید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر اہتمام کہ ڈاڑھوں کے چھل جانے کا اندیشہ، یہ تمام امور مسواک کی اہمیت وفضیلت کی واضح دلیل اور نشانی ہیں۔

امام الانبیاء کا تہجد کے وقت مسواک کرنا

۱۷:... "عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا قام للتہجد یشو ص بالسواک"

(اخرجہ البخاری: ۱. ۳۸ ومسلم: ۱. ۱۲۸)

ترجمہ:... "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو دہن مبارک کو مسواک سے رگڑ کر صاف فرماتے"۔

۱۸:... "عن عائشة رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرقد فا ذا استیقظ تسوک ثم توضأ ثم صلی". (اخرجہ احمد: ۶۔۱۲۳)

ترجمہ:... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سو کر بیدار ہوتے تو مسواک کرتے پھر وضو کرتے پھر نماز

پڑھتے تھے“۔

۱۹:...”عن ابن عباس رضی الله عنهما أنه بات عند نبی الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة ، فقام نبی الله صلی الله علیه وسلم من آخر اللیل ، فخرج فنظر إلی السماء ثم تلاهذه الآیة فی اٰل عمران :

”ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنهار“ حتی بلغ فقنا عذاب النار ثم رجع إلی البیت فتسوک وتوضأ ، ثم قام فصلی ، ثم اضطجع ثم قام فخرج فنظر إلی السماء فتلاهذه الآیة ، ثم رجع فتسوک فتوضأ ، ثم قام فصلی“

(اخرجه مسلم : ۱۲۸،۱)

ترجمہ:...”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزاری، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری وقت اٹھے اور باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھا اور سورۂ اٰل عمران کی یہ آیت” ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنهار“ سے فقنا عذب النار تک تلاوت فرمائی۔ پھر گھر واپس تشریف لے گئے، مسواک کی، وضو کیا، پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھی، پھر لیٹ گئے۔ پھر کھڑے ہوکر باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھ کر مذکورہ آیات تلاوت فرمائیں، پھر لوٹے، مسواک کی، وضو کیا اور نماز میں کھڑے ہوگئے“۔

۲۰:...”عن أبی عبدالرحمنؒ عن علی رضی الله عنه قال: إذا قام أحدکم من اللیل فلیستک فان الرجل إذا قام من اللیل فتسوک ثم توضأ ثم قام إلی الصلوٰة جاء ه الملک

حتی یقوم خلفه یستمع القرآن، فلا یزال ید نومنه حتی یضع فاه علی فیه ، فلایقرأ آیة إلا دخلت جوفه''.

(اخرجه ابن ابی شیبة : ۱ . ۱۷۰)

ترجمہ:...''حضرت ابوعبدالرحمٰنؒ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو ضرور مسواک کرے، اس لئے کہ جب آدمی رات کو بیدار ہو کر مسواک کر کے وضو کرتا ہے پھر نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ آکر اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن سنتا ہے اور اس کے اتنا قریب ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے، پس جب بھی کوئی آیت تلاوت کرتا ہے تو وہ آیت فرشتے کے دل میں داخل ہو جاتی ہے''۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تہجد سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے۔

علامہ غزالیؒ احیاء العلوم میں رات کے وظائف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: آدمی کو اپنی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھنا چاہئے اور بیدار ہو کر عبادت کی نیت کرنی چاہیے اور جب بیدار ہو تو مسواک کرے، ہمارے اسلاف ایسا ہی کرتے تھے۔

مسواک انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

۲۱:...''عن أبی أیوب رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : أربع من سنن المرسلین: التعطر، والنکاح، والسواک، والحیاء''. (اخرجه احمد : ۵ . ۴۲۱)

ترجمہ:...''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: ۱... خوشبو لگانا، ۲...نکاح کرنا، ۳...مسواک کرنا، ۴...حیاء''۔

ابن ابی شیبہ کی روایت میں حیاء کی جگہ حنا یعنی مہندی لگانے کا لفظ وارد ہوا ہے اور

ترمذی کی روایت میں نکاح کا لفظ آیا ہے۔

۲۲:...''عن ابن عمر رضی الله عنهما أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: أرانی أتسوّک بسواک فجاء نی رجلان أحدهما أکبر من الآخر، فناولت السواک الأصغر منهما، فقیل لی: کبر، فدفعته إلی الأکبر منهما''.

(اخرجه البخاری فی باب دفع السواک الی الاکبر: ۱. ۳۸)

ترجمہ:...''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اس اثنا میں دو آدمی آئے، ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا، میں نے مسواک ان میں سے چھوٹے کو دی تو مجھے کہا گیا: بڑے کو دیجئے، تو میں نے بڑے کو دیدی''۔

۲۳:...''عن لیث عن مجاهد قال: ست من فطرة إبراهیم علیه السلام: قص الشارب، والسواک، والفرق، و قص الأظفار، والا ستنجاء و حلق العانة''.

(ابن ابی شیبة : ۱. ۱۷۰)

ترجمہ:...''حضرت لیث سے مروی ہے کہ مجاہد نے فرمایا: چھ چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فطرت میں سے ہیں: ۱...مونچھوں کا کاٹنا ۲...مسواک کرنا ۳:...مانگ نکالنا ۴:...ناخنوں کا کاٹنا ۵:...استنجا کرنا ۶...زیر ناف کے بال صاف کرنا۔

۲۴:...''عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: عشر من الفطرة قص الشارب، وإعفاء اللحیة، والسواک، و استنشاق الماء، وقص الأظفار، و غسل البراجم، و نطف الإبط، و حلق العانة، و انتقاص الماء یعنی الاستنجاء، قال: و نسیت العاشرة إلا أن تکون المضمضة،

وفی روایۃ: الختان بدل اعفاء اللحیۃ".

(ذکرہ ابن ابی شیبۃ: ۱.۱۹۵ واحمد: ۶.۱۳۷ و مسلم: ۱.۱۲۹)

ترجمہ:... ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں: ۱... مونچھیں کترنا، ۲... ڈاڑھی بڑھانا، ۳... مسواک کرنا، ۴... ناک میں پانی ڈالنا، ۵... ناخن تراشنا، ۶... انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا، ۷... بغل کے بال اکھاڑنا، ۸... زیر ناف کے بال صاف کرنا، ۹... انتقاص ماء یعنی استنجاء کرنا، راوی کہتا ہے کہ میں دسویں چیز بھول گیا ہوں، مگر یاد پڑتا ہے کہ وہ کلی کرنا ہے اور ایک روایت میں اعفاء اللحیہ یعنی داڑھی بڑھانے کی جگہ ختنہ کا ذکر ہے''۔

اس روایت میں جن دس امور کا ذکر ہے' ان کی مختصر تشریح ملاحظہ فرمایئے:

۱:... مونچھیں کترنا: کئی حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید فرمائی ہے' اس سے غیر مسلموں کی مخالفت مقصود ہے' کیونکہ اس زمانہ میں مجوسی وغیرہ مونچھیں بڑھاتے اور ڈاڑھیاں کٹاتے تھے۔ اس لئے ارشاد نبوی ہے:

''جزوا الشوارب وارخوا اللحی وخالفوا المجوس''۔

یعنی مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھی بڑھاؤ اور مجوسیوں کے طریقے کے خلاف کرو''۔

آج اکثر لوگ مجوسیوں کی مخالفت کے بجائے ان ہی کے طریقے پر چل رہے ہیں' مونچھیں بڑھا رہے ہیں اور ڈاڑھی مونڈ رہے ہیں۔

چونکہ احادیث میں عام طور پر قص، جز اور احفاء وغیرہ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں' جن کے معنی کترنے کے آتے ہیں' اس لئے بہت سے علماء نے مونچھیں مونڈنے سے منع کیا ہے، حنفیہ کے یہاں دو قول ہیں: ایک یہ کہ مونڈنا بدعت ہے۔ دوم: یہ کہ سنت ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ مونڈنا بدعت نہیں ہے، البتہ مونچھیں کترنا بہتر اور افضل ہے، اور اس کی دو صورتیں پسند کی گئی ہیں۔ پہلی صورت مونچھیں اتنی کاٹی جائیں کہ اوپر کے ہونٹ کے کنارہ کے برابر ہو جائیں اور

دیکھنے میں بھوؤں کی طرح معلوم ہونے لگیں۔ خانیہ میں ہے:

"و ینبغی أن یأخذ من شاربه حتی یوازی الطرف الأعلی من الشفة العلیا و یصیر مثل الحاجب."

ترجمہ:... "مناسب یہ ہے کہ مونچھیں اتنی کاٹی جائیں کہ اوپر کے ہونٹ کے کنارہ کے برابر اور بھوؤں کی مانند ہو جائیں"۔

امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہے کہ مونچھیں ابرو کے بقدر ہونی چاہئیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مونچھیں تراش کر اتنی پست کر دی جائیں کہ مونڈی ہوئی مونچھوں کے مشابہ ہو جائیں اور مزید کاٹنے کی گنجائش نہ رہے۔

سبالین یعنی موچھوں کے دائیں بائیں دونوں کنارے مونچھوں ہی کے حکم میں ہیں ان کا کترنا جائز ہے۔ طحاوی میں ہے:

"ویشرع قص السبالین منه لانهما منه."

یعنی سبالین مونچھوں کے دونوں کنارے کترنا جائز ہے کیونکہ یہ مونچھ ہی کے جز ہیں"۔ لیکن اگر ان کو نہ کاٹا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

۲:- ڈاڑھی بڑھانا: ڈاڑھی رخسار اور ٹھوڑی پر اگنے والے بالوں کو کہتے ہیں، جن کی ابتداء کنپٹی کے نیچے کی ہڈی سے ہوتی ہے، ڈاڑھی ایک مشت رکھنا واجب اور ضروری ہے، اور اس سے زائد کی بھی گنجائش ہے، بشرطیکہ اعتدال سے خارج نہ ہو، لیکن ایک مشت سے کم کرنا یا پوری ڈاڑھی کترنا یا مونڈنا ناجائز اور حرام ہے، ایسا کرنے والا شخص فاسق اور گنہگار ہے۔

۳:- مسواک کرنا: مسواک انسانی فطرت میں داخل ہے۔ لیکن اس کے فضائل اور جسمانی و روحانی فوائد و محاسن اور اس کے آداب و احکام اس مضمون میں آپ مکمل اور تفصیلی ملاحظہ فرمائیں گے۔

۴:- ناک میں پانی ڈالنا: یہ وضو میں سنت اور غسل جنابت میں فرض ہے، لیکن روزہ کی حالت میں مبالغہ ممنوع ہے اور احتیاط لازم ہے۔

۵:- ناخن تراشنا: اس سے بھی دیگر امور کی طرح نظافت اور پاکیزگی حاصل کرنا مقصود ہے چونکہ ناخنوں کے نیچے میل کچیل جمع ہو جاتا ہے' اس لئے شریعت نے ان کے تراشنے کا حکم دیا ہے۔

۶:- انگلیوں کے جوڑ کا دھونا: حدیث میں اگرچہ انگلیوں کے جوڑ کی تخصیص ہے' لیکن علماء نے لکھا ہے کہ بدن کے اُن تمام حصوں کا یہی حکم ہے' جن میں میل اور گردوغبار جمع ہو جاتا ہے' جیسے کان کا سوراخ، بغل وغیرہ۔ پس اس طرح کے تمام حصوں کو دھونے کا بھی خاص اہتمام کرنا چاہیے' تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے' اگر بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی تو نہ غسل ہوگا اور نہ ہی وضو۔

۷:- بغل کے بال اکھاڑنا: اس کا مقصد بھی نظافت حاصل کرنا ہے، ان بالوں کا مونڈنا اور اکھاڑنا دونوں جائز ہیں' لیکن حدیث میں چونکہ نتف کا لفظ آیا ہے جس کے معنی اکھیڑنے کے ہیں' اس لئے علماء نے اکھیڑنے کو افضل قرار دیا ہے۔

۸:- زیرناف صاف کرنا: ''عانۃ'' مرد اور عورت کی شرمگاہ کے اطراف کے بالوں اور بعض کے نزدیک سرین کے بالوں کو کہتے ہیں، محققین کے نزدیک دونوں جگہ کے بالوں کو دور کرنا چاہیئے اور اس کے لئے کسی بھی مزیل چیز کو استعمال کیا جا سکتا ہے' لیکن مرد کے لئے استرہ کا استعمال مستحب ہے۔

۹:- انتقاص ماء یعنی استنجاء کرنا: یہ انتقاص ماء کی ایک تفسیر ہے' اس سے مراد پانی سے استنجاء کرنا، فقہاء نے لکھا ہے کہ: اگر نجاست مخرج سے متجاوز نہ ہو تو دھونا سنت ہے اور اگر مخرج سے بڑھ کر ایک درہم سے زائد ہو تو دھونا فرض ہے۔

۱۰:- کلی کرنا: کلی وضو میں سنت ہے اور غسل جنابت میں فرض ہے' بغیر اس کے غسل نہ ہوگا، روزہ نہ ہو تو کلی میں مبالغہ کرنا چاہیے اور روزہ کی حالت میں احتیاط لازم ہے۔

مسواک اور ابتلاء ابراہیم علیہ السلام

۲۵..."عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قوله عزوجل : " واذا ابتلی ابراهیم ربه بکلمات فأتمهن " قال: ابتلاه الله عزوجل بالطهارة ، خمس فی الرأس ، وخمس فی الجسد. فی الرأس : قص الشارب ، والمضمضة، والا ستنشاق، والسواک، وفرق الرأس. وفی الجسد : تقلیم الأظفار وحلق العانة ، والختان ،ونتف الابط ، وغسل مکان الغائط، والبول با لماء". اخرجه البیهقی ١٤٩.١)

ترجمہ:..."حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کا قول" واذا ابتلی ابراهیم ربه بکلما ت فأتمهن " کے متعلق منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو طہارت کے بارے میں آزمایا۔ پانچ سر کے متعلق اور پانچ جسم کے متعلق ہیں ۔ جو سر کے متعلق ہیں، وہ یہ ہیں :مونچھوں کا کترنا ،کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا،مسواک کرنا اور مانگ نکالنا،اور جو جسم کے متعلق ہیں، وہ یہ ہیں: ناخنوں کا کاٹنا،زیرناف کا بال صاف کرنا، ختنہ کرنا، زیر بغل نوچنا اور پائخانہ پیشاب کی جگہ کو پانی سے دھونا"۔

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بقول امام المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن امور سے آزمایا تھا، ان میں مسواک بھی داخل ہے۔اس کی رو سے مسواک کا ذکر اشارۃً قرآن میں بھی ملتا ہے،اس سے مسواک کی فضیلت دوبالا اور اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

طہارت کی قسمیں

۲۶...'' عن أبی هريرة رضی الله عنه مرفوعاً: الطهارة أربع: قص الشارب، وحلق العانة، و تقليم الأظفار، والسواک''. (رواه البزار كما في التلخيص ١. ٦٧)

ترجمہ:... '' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ طہارت کی چار قسمیں ہیں: مونچھیں کترنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا، ناخنوں کا کاٹنا اور مسواک کرنا''۔

اس روایت میں مسواک کو طہارت میں شامل کیا ہے، اس لئے کہ مسواک سے منہ پاک وصاف ہوتا ہے اور اس کی بدبو دور ہوجاتی ہے۔

مسواک نماز کے اجر وثواب کو بڑھاتی ہے

۲۷...'' عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: فضل الصلاة بالسواک على الصلاة بغير سواک سبعين ضعفا''. (اخرجه احمد ٦. ٢٧٢)

ترجمہ:... '' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ مسواک کے ساتھ نماز کی فضیلت اس نماز پر جو بغیر مسواک کے ہو، ستر گنا افضل ہے''۔

۲۸...'' عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لأن أصلي ركعتين بسواک أحب إليّ من أن أصلي سبعين ركعة بغير سواک''.

(رواه ابو نعيم باسناد جيد كما في الترغيب ١. ١٣٢)

ترجمہ:... '' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میں دو رکعت نماز مسواک کر کے

پڑھوں، یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، ان ستّر رکعتوں سے جو بغیر مسواک کے پڑھوں“۔

۲۹:..”عن ابن عمر مرفوعاً : صلاة على اثرِ سواک تفضل من خمس و سبعين صلاة بغير سواک“. (رواه ابو نعیم)

ترجمہ:..”حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے، وہ بغیر مسواک کی پچھتر نمازوں سے بہتر ہے“۔

۳۰:...”عن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ركعتان بالسواک أفضل من سبعين ركعة بغير سواک“. (رواه ابو نعیم ایضا باسناد جید).

ترجمہ:...”حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستّر رکعتوں سے افضل ہے“۔

۳۱:...” عن حسان بن عطية مرسلاقال: الوضوء شطر الايمان ، والسواک شطر الوضو ، ولو لا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواک عند كل صلاة، ركعتان يستاک فيهاالعبد أفضل من سبعين ركعةلايستاک فيها“ .

(اخرجه ابن ابی شيبة ١. ١٧٠)

ترجمہ:..”حضرت حسان بن عطیہ سے مرسلاً منقول ہے کہ وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا حصہ ہے اور اگر مجھے امت کی تنگی کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا، دو رکعت جس میں بندہ مسواک کرتا ہے ان ستّر رکعتوں سے افضل ہیں جو بغیر مسواک کے ہوں“۔

۳۲:...”عن أم الدرداء مرفوعاً : ركعتان بسواک خير من

سبعين ركعة بغير سواک".

(رواه الدارقطني في الافراد كما في الكنز ٥/٢٧ برقم ١٥٥٢)

ترجمہ:... "حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ دو رکعت مسواک کے ساتھ بہتر ہیں، ان ستر رکعتوں سے جو بغیر مسواک کے پڑھی گئی ہوں"۔

۳۳:... "عن أبي هريرة مرفوعاً: ركعتان بسواک أفضل من سبعين ركعة بغير سواک، ودعوة في السرّ أفضل من سبعين دعوة في العلانية، وصدقة في السر أفضل من سبعين صدقة في العلانية".

(رواه ابن النجار في الكنز ٥/٢٧ برقم ١٥٥٣)

ترجمہ:... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز افضل ہے ان ستّر رکعتوں سے جو بغیر مسواک کے پڑھی گئی ہوں، اور آہستہ آواز سے ایک مرتبہ دعا مانگنا ان ستّر مرتبہ دعاؤں سے افضل ہے جو بلند آواز سے مانگی گئی ہوں، اور چپکے سے ایک مرتبہ صدقہ دینا ان ستّر مرتبے کے صدقوں سے بہتر ہے جو لوگوں کو دکھلا کر دیئے گئے ہوں"۔

ان فرامین مقدسہ سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوگئی کہ مسواک نماز کے اجر و ثواب کو ستّر گنا، پچھتر گنا، بڑھاتی ہے۔ حضرت عباسؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عطاءؒ سے ننانوے اور چار سو درجہ تک بڑھنا منقول ہے، ان روایات میں کوئی تعارض نہیں، بلکہ اخلاص کا اثر ہے، اخلاص جتنا زیادہ ہوگا، اجر و ثواب بھی اتنا ہی بڑھے گا۔

دانت زرد ہونے کے وقت مسواک

۳۴:...''عن تمام بن العباس رضی الله عنهما قال : أتوا النبی صلی الله علیه علیه وسلم أو أتی فقال: مالی أراکم تأتون قلحا استاکوا الخ''. (اخرجه احمد ۱۔۲۱۴)

ترجمہ:...''حضرت تمام بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ تم میرے پاس اس حالت میں آتے ہو کہ تمہارے دانت زرد ہو تے ہیں، مسواک کیا کرو''۔

۳۵:...''عن العامری : کانوا یدخلون علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال : تدخلون علیّ قلحاا ستاکوا''. (رواه البزار والطبرانی)

ترجمہ:...''حضرت عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: تم میرے پاس اس حالت آتے ہو کہ تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں۔ مسواک کیا کرو''۔

۳۶:...''عن أنس مرفوعاً : مالکم تدخلون علیّ قلحا الخ. ''

ترجمہ:...''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا؟ تم اس حالت میں میرے پاس آتے ہو کہ تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں''۔

دانتوں کے میلے اور اس کے زرد ہونے اور بدبودار ہونے پر آپ کو اور اہل مجلس کو تکلیف ہوتی تھی' اور اس سے لوگوں کو کراہت اور گھن بھی آتی ہے۔ اور یہ صورت حال مسواک نہ کرنے کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ لہٰذا آپ نے ایسے لوگوں کو مسواک کرنے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگوں کے پیشوا اور مرشد و رہبر ہیں' ان کو چاہیے کہ لوگوں کے دانت پیلے ہونے اور گندہ منہ ہونے کی صورت میں ان کو مسواک کا حکم دیں اور اس کی تاکید کریں۔

مسواک زنا اور فتنہ سے حفاظت کا ذریعہ ہے

۳۷:..."عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اغسلوا ثيابكم، و خذوا من شعور كم، و استاكواو تزينوا فان بنى إسرائيل لم يكونوا يفعلون ذلك فزنت نساء هم".

(جامع الصغير. وفي السراج اسناده ضعيف).

ترجمہ:... "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تم اپنے کپڑوں کو دھوؤ، اور اپنے بالوں کو ٹھیک رکھا کرو، اور مسواک کر کے نظافت اور زینت حاصل کرو، کیوں کہ بنی اسرائیل ان چیزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے، اس لئے ان کی عورتوں نے زنا کیا"۔

دیکھئے اس حدیث پاک میں مردوں کو مسواک کرنے صفائی اور نظافت کے اہتمام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بنی اسرائیل نے ان چیزوں کا اہتمام نہیں کیا، منہ گندا، جسم گندا، کپڑے گندے، جس کی وجہ سے ان کی عورتیں مردوں کو ناپسند کرنے لگیں اور فتنہ میں پڑ گئیں، اور دوسرے مردوں سے ناجائز تعلقات استوار کر لئے۔ جس طرح مرد کی چاہت ہے کہ ان کی عورتیں زیب وزینت اختیار کریں، اسی طرح عورتوں کی بھی خواہش ہوتی ہے کہ مرد صاف ستھرا ہو، اس کا منہ گندہ اور بدبودار نہ ہو۔ قربان جائیں رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انہوں نے کس قدر اپنی امت کی نگرانی فرمائی، اوران کی ایک ایک حالت پر نگاہ رکھی، اور ہر موقع ومناسبت سے آداب بتلائے۔

مسواک بینائی کو بڑھاتی ہے

۳۸:.''عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعاً: السواک مطهرة للفم، مرضاة للرب ،ومجلاة للبصر''.

(رواه الطبرانی فی الأوسط والکبیر کما فی الترغیب ۱. ۱۲۹)

ترجمہ:...''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ مسواک منہ کی پاکیزگی، رب کی رضامندی اور بینائی بڑھانے کا ذریعہ ہے''۔

حضرت ابن عباس کی ایک دوسری روایت اس طرح ہے کہ تم مسواک کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ وہ منہ کی پاکیزگی رب کی، رضامندی اور فرشتوں کے لئے فرحت کا ذریعہ ہے۔ نیکی میں اضافہ کرتی ہے اور یہ سنت ہے اور بینائی بڑھاتی ہے اور دانت کی زردی دور کرتی ہے اور مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے اور بلغم کو ختم کرتی ہے اور منہ کو خوشبودار اور معدہ کو درست کرتی ہے۔

متعدد روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ مسواک بینائی کو بڑھاتی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت جو اس سے پہلے گذر چکی ہے' اس سے بھی ثابت ہے کہ مسواک بینائی کو بڑھاتی ہے، اس میں طبی وجہ یہ ہے کہ مسواک کی وجہ سے معدہ بخارات فاسدہ سے محفوظ رہتا ہے، معدہ کے فاسد اور گندے بخارات جو گندہ دہن سے پیدا ہوتے ہیں معدہ سے اٹھ کر سر، آنکھ اور دماغ کی جانب چڑھتے ہیں' جس سے قوت بینائی متاثر ہوتی ہے اور جن کا منہ صاف ہوتا ہے تو گندے بخارات اوپر کی جانب نہیں چڑھتے جس سے قوت بینائی نہ صرف یہ کہ برقرار رہتی ہے' بلکہ مزید بڑھتی ہے۔

مسواک کے دس فوائد

۳۹:...'' عن انس رضی الله عنه مرفوعاً: فی السواک عشر خصال: مطهرة للفم، مرضاة للرب، ومسخطة للشيطان، ومحبة للحفظة، ويشد اللثة، ويطيب الفم، ويقطع البلغم، ويطفو المرة، ويجلو البصر، ويوافق السنة''. (اخرجه الديلمى كما فى الكنز. ٥.٧٧ برقم ١٥٩٧)

ترجمہ:...''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ کو پاک و صاف رکھتی ہے، رب کو راضی کرتی ہے، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے اور حفاظت کرنے والے فرشتوں کی محبت کا ذریعہ ہے اور مسوڑھے کو مضبوط، اور منہ کو خوشبودار بناتی ہے بلغم اور منہ کی کڑواہٹ کو دور کرتی ہے، اور بینائی بڑھاتی ہے، اور سنت کے مطابق ہے''۔

''وفی رواية بزيادة: ويضعف الحسنات سبعين ضعفا، ويبيض الأسنان، ويذهب الجفر ويشهى الطعام''.

ترجمہ:...''ایک دوسری روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ: نیکیوں کو ستر گنا تک بڑھاتی ہے اور دانت کو سفید بناتی ہے اور زردی کو دور کرتی ہے اور کھانے کا اشتہا پیدا کرتی ہے''۔

۴۰:...''عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعاً: فی السواک عشرة خصال: يطيب الفم، ويشد اللثة، ويجلو البصر، ويذهب البلغم، ويذهب الجفر، ويوافق السنة، ويفرح الملائكة، ويرضى الرب، ويزيد فى الحسنات، ويصحح المعدة.

رواه ابو الشيخ فى الثواب وابو نعيم فى كتاب السواك وضعف'' (كما فى الكنز ٥.٧٦ برقم ١٥٥٧)

ترجمہ:... ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت ہے کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ کو پاکیزہ اور مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی کو بڑھاتی ہے، بلغم دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو ختم کرتی ہے، موافق سنت ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی کو بڑھاتی ہے اور معدہ کو درست کرتی ہے''۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مسواک میں کتنے فوائد ہیں، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیاری سنت ہونے کے ساتھ بیشمار جسمانی فوائد بھی ہیں جب کہ ہم اس کو ایک حقیر سی لکڑی سمجھتے ہیں۔ بعض روایات میں اس سے بھی زیادہ فوائد وارد ہوئے ہیں، فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت میں سینکڑوں فوائد مضمر ہیں، آپ کی امت کے ہر فرد کو چاہیے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی ایک ایک سنت کو سینے سے لگائے اور اہتمام سے اس کی پابندی کرے۔

مسواک انسان کی فصاحت بڑھاتی ہے۔

۴۱:...''عن أبی هريرة رضی الله عنه مرفوعاً: السواک يزيد الرجل فصاحة. رواه العقيلی فی الضعفاء و ابن عدی والخطيب فی الجامع كما فی الكنز''.

(۵.۵۷) برقم (۱۵۳۵)

ترجمہ:... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ مسواک آدمی کی فصاحت کو بڑھاتی ہے۔ مسواک کی وجہ سے زبان کی صفائی حاصل ہوتی ہے، گندگی اور رطوبت فاسدہ کا اخراج ہوتا ہے اور تمام رگوں کی حرکت طبعیہ اعتدال پر قائم رہتی ہے جس سے فصاحت لسانی کو قوت اور طاقت ملتی ہے''۔

مسواک قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے

۴۲:...''عن علی رضی الله عنه قال: السواک یزید فی الحفظ ویذهب البلغم''. (اتحاف السادة ص ۳۴۹)

ترجمہ:...'' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مسواک قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے''۔

متعدد روایات و آثار میں مسواک کے بکثرت فوائد و تاثیر کا ذکر ہے' ان میں قوت حافظہ کا اضافہ ہونا بھی ہے، حکیم ترمذی نے بھی نوادر الاصول میں ذکر کیا ہے کہ مسواک قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وہ روایت جس میں مسواک کے دس فوائد کا ذکر ہے' ان میں سے ایک بلغم کو دور کرنا بھی ہے اور طبی اعتبار سے بلغم حافظہ کے لئے نقصان دہ ہے، لہٰذا بلغم کا قطع کرنا قوت حفظ کا باعث ہوگا۔

حضرت ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ جو مشہور جلیل القدر تابعی ہیں اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے خاص اساتذہ میں سے ہیں' ان کے متعلق منقول ہے کہ وہ جو کچھ پڑھتے تھے سب بھول جاتے تھے، ایک رات انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! جو پڑھتا ہوں بھول جاتا ہوں' یاد نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا ان چیزوں کی پابندی کرو: کم کھاؤ، کم سوؤ، قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کرو، کثرت سے نماز پڑھو، ہر نماز کے واسطے نیا وضو کرو، اور ہر وضو میں مسواک کرو۔

ابراھیم نخعی کا بیان ہے کہ جب میں نیند سے بیدار ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت پر عمل کیا تو میں تھوڑی ہی مدت میں لوگوں کا پیشوا بن گیا۔ (صلاۃ مسعودی ص ۱۰۶)

مسواک باعث شفاء ہے

۴۳:...''عن عائشة رضی الله عنها مرفوعاً: السواک شفاء من کل داء إلا السام، والسام الموت''.

رواه الدیلمی کما فی الکنز (ج۵، ۷۵) برقم (۱۵۳)

ترجمہ:...''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً منقول ہے کہ مسواک موت کے سوا ہر بیماری کے لئے شفاء ہے''۔

جب انسان کا منہ بد بو دار ہو جاتا ہے، تو جو لقمہ وہ چباتا ہے لقمہ کے ساتھ بد بو اور فاسد مادہ شامل ہو جاتا ہے۔ جب وہ لقمہ اندر جاتا ہے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ جب منہ صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے تو یہ صورت نہیں ہوتی اور آدمی کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے، تو معلوم ہوا کہ مسواک منہ کی پاکیزگی اور صفائی کا ذریعہ اور سبب ہونے کے ساتھ ساتھ انسان کو کئی خطرناک بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔

سنت مسواک کی برکت سے میدان جنگ میں کامیابی

حضرت عبداللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے تین حصے کئے تھے۔ ایک سال حج کو جاتے اور ایک سال غزوہ میں تشریف لیجاتے، اور ایک سال علم دین کا درس دیتے تھے، ایک مرتبہ غزوہ میں تشریف لے گئے، وہاں کفار کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا تو آپ رات کو اس فکر میں سو گئے، خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں'' اے عبداللہ کس فکر میں ہو'' عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قلعہ فتح نہیں ہو رہا ہے' اس فکر میں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو مسواک کے ساتھ کیا کرو، عبداللہ بن مبارکؒ خواب سے بیدار ہوئے، مسواک کے ساتھ وضو کیا اور نمازیوں کو بھی مسواک کا حکم دیا، قلعہ کے نگرانوں نے قلعہ کے اوپر سے غازیوں کو مسواک کرتے دیکھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایک خوف ڈال دیا، وہ نیچے گئے اور قلعہ کے سرداروں سے کہا کہ یہ فوج جو آئی ہے یہ لوگ آدم خور معلوم ہوتے ہیں، دانتوں کو تیز کر رہے ہیں تا کہ ہم پر فتح پا کر ہمیں کھائیں، اللہ تعالیٰ نے یہ دہشت ان کے دلوں میں بٹھا دی اور مسلمانوں کے پاس قاصد بھیجا کہ تم مال چاہتے ہو یا جان؟ عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا: نہ مال چاہیے نہ جان، تم سب اسلام قبول کر لو تو چھٹکارہ پا لو گے، اس سنت کی برکت سے وہ سب مسلمان ہو گئے۔ (فضائل مسواک)

دیکھئے ایک سنت کے ترک کرنے سے قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا۔ اللہ کی مدد اور نصرت

رک گئی تھی، آج ہم نہ معلوم کتنے فرائض وسنت کو چھوڑے ہوئے ہیں، ہماری مدد اور نصرت کیسے ہوگی؟ ہماری فتح اور کامیابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے طریقوں اور سنتوں میں ہے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کی کھوئی ہوئی شوکت وغلبہ بحال ہو تو اس کے لئے ہمیں آپ کی ایک ایک سنت کو اپنانا ہوگا۔

مسواک کا کرشمہ

شیخ احمد بن محمود الدیب فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ایک صاحب سے ہوئی، انہوں بتایا کہ وہ پہلے عیسائی تھے، اب مسلمان ہوگئے ہیں، میں نے ان سے پوچھا: آپ مسلمان کیسے ہوئے! انہوں نے بتایا: میں دانتوں اور مسوڑھوں کے خطرناک اور لا علاج مرض میں مبتلا تھا، بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کراتے کراتے تھک چکا تھا، کسی کے علاج سے افاقہ نہ ہوا۔ آخر امریکا میں بڑے بڑے ڈاکٹروں کا بورڈ بیٹھا، میں چونکہ امریکہ کا معزز شہری تھا، اس لئے انہوں نے بہت توجہ سے میرا معائنہ کیا، پھر ایک نسخہ تجویز کیا، اس نسخہ کے مطابق میں نے دوائیں خریدیں اور گھر کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں ایک مسلمان دوست اپنی گاڑی میں ملا، ہم دونوں نے گاڑیاں روک لیں۔

اتر کر ایک دوسرے سے ملے، اس نے بتایا کہ میرے کچھ دوست آئے ہوئے ہیں' آیئے آپ کو ان سے ملواتا ہوں، اس کے دوستوں کا تعلق تبلیغی جماعت سے تھا' وہ تبلیغ کی غرض سے آئے تھے۔ میں ان سے ملا، اتنے میں ان سب نے لکڑیاں نکال لیں اور ان کو دانتوں پر ملنے لگے، پھر انہوں نے اپنے ہاتھ منہ دھوئے اور اپنی عبادت میں مصروف ہوگئے۔

جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے ان سے لکڑیوں کے بارے میں پوچھا، انہوں نے بتایا۔ یہ مسواک ہے۔ انہوں نے اس کے فائدے گنوائے، ایک مسواک مجھے بھی دی، استعمال کرنے کا طریقہ بتایا، میرا دل ان کی طرف کھینچنے لگا، میں نے ان کے ساتھ کچھ وقت گذارنے کا فیصلہ کیا، میں ان کے ساتھ مسواک کرتا رہا، اس طرح آٹھ دن گذر گئے، آٹھ دن بعد میں نے محسوس کیا کہ میرے مرض میں بہت حد تک کمی واقع ہوچکی ہے، میں حیران ہوئے

بغیر نہ رہ سکا، پھر میں نے ان ڈاکٹر حضرات سے ملاقات کی، اپنے دانت انہیں دکھائے، وہ بھی بہت حیران ہوئے، انہوں نے خیال کیا کہ یہ ان دواؤں کے ذریعہ ہوا ہے جو انہوں نے نسخے میں لکھی تھیں، لیکن جب میں نے وہ تمام دوائیں نکال کر ان کے سامنے رکھیں اور بتایا کہ میں نے انہیں قطعاً استعمال نہیں کیا تو وہ اور زیادہ حیران ہوئے، تب میں نے مسواک انہیں دکھائی اور اس کے بارے میں بتایا، اس کے بعد انہوں نے مسواک پر تحقیقات شروع کیں، آخر انہوں نے یہ بات تسلیم کی کہ دانتوں کے لئے جو فائدے مسواک کرنے میں ہیں وہ دواؤں میں نہیں۔

نماز جمعہ اور مسواک

۴۴:... ”عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن هذا یوم عید جعله الله للمسلمین، فمن جاء إلى الجمعة فلیغتسل، وإن كان طیب فلیمس منه، وعلیكم بالسواك“ (اخرجه ابن ماجة، ص ۷۷)

ترجمہ:... ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عید کا دن ہے (یعنی جمعہ کا دن) اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے، جو کوئی جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے، اگر خوشبو ہو تو استعمال کرے اور تمہارے اوپر مسواک لازم ہے“۔

۴۵:... ”عن عبدالله بن عمر و بن حلحلة و رافع بن خدیج رضی الله عنهما قالا: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: غسل یوم الجمعة واجب على كل محتلم، والسواك“. ذكره ابن منده. كما فی الاصابة (۲، ۳۴۲)

ترجمہ:... ”حضرت عبداللہ بن عمرو بن حلحلہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ

عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جمعہ کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر لازم ہے"۔

۴۶:..."عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم ، وأن يستن وأن يمس طيبا إن وجد".

(اخرجه احمد ۳/ ۳۰)

ترجمہ:...."حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور یہ کہ مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر میسر ہے"۔

۴۷:..."عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: في جمعة من الجمع : معاشر المسلمين! إن هذا يوم جعله الله لكم عيداً فاغتسلوا ، وعليكم بالسواك". رواه الطبراني في الصغير (ص. ۴۲)

ترجمہ:...."حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ میں ارشاد فرمایا: مسلمانوں! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس دن کو بطور عید کے مقرر کیا ہے، پس غسل کرو اور تمہارے ذمہ مسواک لازم ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو شرح معانی الآثار میں ہے، اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، مسواک کرتا ہے، اچھے کپڑے پہنتا ہے، خوشبو لگاتا ہے، پھر مسجد آتا ہے اور سلام کرتا ہے اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگتا، اور نماز پڑھتا ہے اور جب امام نکلتا ہے خطبہ کیلئے تو خاموش ہو جاتا ہے، تو اس کے ایک

جمعہ سے دوسرے جمعہ تک تمام گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں۔

ان تمام روایات کا حاصل یہ ہے کہ جمعہ کے دن چونکہ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے تو خصوصیت سے مسواک کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو، مگر افسوس آج ہم اتنی عظیم سنت کو بھلا چکے ہیں، اچھے کپڑے زیب تن کرنے کا تو اہتمام ہوتا ہے مگر اس عظیم سنت کا اہتمام نہیں ہوتا۔

روزہ دار کے لئے مسواک

۴۸:...''عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من خير خصال الصائم السواک''.

(اخرجه ابن ماجة' ص ۱۲۱)

ترجمہ:...''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی اچھی صفت مسواک کرنا ہے''۔

۴۹:...''عن عامر بن ربيعة رضى الله عنه قال: ما أحصى أو قال: ما أكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاک وهو صائم''. (اخرجه البخاری معلقا' ۱ /۲۵۹)

ترجمہ:...''حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں شمار نہیں کرسکتا، یا یہ فرمایا کہ کثرت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں مسواک کیا کرتے تھے''۔

روزہ کی حالت میں ہر وقت مسواک کی اجازت

۵۰:...''عن عبدالرحمن بن غنم قال: سألت معاذ بن جبل: أتسوک وآنا صائم؟ قال: نعم، قلت: أى النهار

أتسوک ؟ قال: أی النهار شئت غدوة أو عشیة ، قلت: إن الناس یکرهونه عشیة ویقولون: إن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: لخلوف الصائم أطیب عند الله من ریح المسک فقال: سبحان الله ! لقد أمرهم بالسواک وهو یعلم أنه لابد أن یکون بفم الصائم خلوف وإن استاک ،و ماکان الذی یأمرهم أن ینتنوا أفواهم عمداً ما فی ذلک من خیر شیٔ بل فیه شر الامن ابتلی ببلاء لایجد منه بدا". (نصب الرایة ۲، ۴۵۹)

ترجمہ:... "حضرت عبدالرحمٰن بن غنم سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا میں روزے کی حالت میں مسواک کرسکتا ہوں؟ فرمایا جی ہاں، میں نے عرض کیا، کس وقت؟ فرمایا دن کے کسی بھی وقت صبح ہو یا شام، میں نے کہا لوگ شام کے وقت مسواک کرنے کو ناپسند کرتے ہیں اور بطور دلیل کے کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے یہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کا حکم دیا اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ روزے دار کے منہ میں خوشبو ضرور رہتی ہے اگر چہ مسواک کرے، اور اس بات کا حکم نہیں دیتے تھے کہ قصداً منہ کو بدبودار رکھے، اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے، بلکہ اس میں قباحت ہے مگر یہ کہ آدمی کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو اور بات ہے"۔

۵۱:..."عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاک آخر النهار وهو الصائم". (اخرجه الدارمی ۱، ۲۴۸)

ترجمہ:...''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے آخری حصہ میں مسواک کیا کرتے تھے اور وہ روزے سے ہوتے تھے''۔

ان روایات مبارکہ سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں کسی بھی وقت مسواک کر سکتے ہیں، روزے دار کے منہ کی بو جو اللہ کے یہاں مشک سے زیادہ محبوب ہے یہ دراصل وہ بو ہے جو معدہ اور آنتوں کے خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے، مسواک سے وہ زائل نہیں ہوتی۔ ان روایات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آدمی مسواک چھوڑ دے اور منہ کو گندہ رکھے تاکہ بو آنے لگے۔ لہٰذا روزے کی حالت میں کسی بھی وقت مسواک کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ مسنون ہے۔

روزے کی حالت میں تر وخشک دونوں طرح کے مسواک کی اجازت

۵۲:...''عن أبی إسحق الخوارزمی قال: سألت عاصم الأحوال: أیستاک الصائم؟ فقال: نعم، قلت برطب السواک ویابسہ؟ قال: نعم، قلت: أول النھار و آخرہ؟ قال: نعم، قلت: عمن؟ قال: عن أنس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم''. (دارقطنی ۱: ۲۴۸)

ترجمہ:...''حضرت ابو اسحٰق خوارزمی سے منقول ہے کہ انہوں نے عاصم الاحوال سے دریافت کیا، کیا روزے دار مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، میں نے پوچھا تر اور خشک مسواک دونوں سے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے پوچھا صبح وشام دونوں وقت؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں، میں نے پوچھا آپ نے کس سے پوچھا؟ انہوں نے کہا انس بن مالکؓ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے''۔

۵۳:...''عن عکرمة مرسلاً: استاک رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم بجريد رطب و هو صائم، فقيل لقتادة : إن نا سا يكرهونه فقال: استاك والله رسول الله صلى الله عليه وسلم بجريد رطب و هو صائم". (الطبقات ۱/ ۴۸۳)

ترجمہ:..."حضرت عکرمہ کی مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تر شاخ سے مسواک کی اور وہ روزے سے تھے، قتادہ سے کسی نے کہا کہ کچھ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں، تو انہوں نے کہا: بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تر شاخ سے مسواک کی اور وہ روزے سے تھے"۔

۵۴:..."عن زيادة بن حدير الأسدى قال: ما رأيت رجلا أد أب للسواک من عمر بن خطاب وهو صائم، ولكن بعود قدى زوى يعني يابس".

(اخرجه عبد الرزاق ۴/ ۲۰۱) برقم (۸۵ ۴۳)

ترجمہ:...."زیاد بن حدیر الاسدی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے زیادہ مسواک کا پابند کسی کو نہیں دیکھا، جبکہ وہ روزے سے ہوتے تھے، مگر خشک لکڑی سے"۔

ان روایتوں سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ روزے کی حالت میں تر اور خشک دونوں طرح کی مسواک استعمال کرنا جائز ہے، آخری روایت میں حضرت زیاد بن حدیر الاسدی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو فعل نقل کیا ہے کہ وہ خشک لکڑی سے مسواک کرتے تھے، اس سے تر مسواک کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی، ٹھیک ہے وہ خشک لکڑی سے مسواک کرتے تھے باقی تر مسواک کے انکاری بھی تو نہیں تھے۔

فتاوی سراجیہ میں لکھا ہے کہ روزے کی حالت میں تر یا خشک مسواک کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ دن کے اول حصہ میں ہو یا آخر میں، ہدایہ میں ہے کہ پانی سے تر کی ہوئی مسواک اور سبز درخت سے بنائی ہوئی دونوں برابر ہیں۔

حالتِ احرام میں مسواک

۵۵:...''عن ابن عباس رضی الله عنهما أن النبیؐ صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم من وجع، وهل تسوک النبی صلی الله علیه وسلم وهو محرم ؟ قال: نعم''.

(اخرجه البیهقی ۵، ۹۵)

ترجمہ:...'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں تکلیف کی وجہ سے پچھنا لگایا، کسی نے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں مسواک بھی کیا! انہوں نے جواب دیا، جی ہاں''۔

معلوم ہوا کہ حالت احرام میں بھی مسواک نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ مسنون ہے، امام محمد کی کتاب الآثار میں بھی اس بات کی صراحت موجود ہے کہ مُحرِم کے لئے مسواک سنت ہے، سعایہ میں حضرت ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے کہ حالت احرام میں مرد عورت دونوں کے لئے مسواک مسنون ہے۔

حالت سفر میں مسواک

۵۶:...''عن عائشة رضی الله عنها: أنها قالت: کان إذا سافر حمل السواک، والمشط، والمکحلة، والقارورة، والمرآة''.

(رواه العقیلی و ابو نعیم واعله ابن الجوزی من طرق. قاله الحافظ فی التلخیص (۱، ۶۷)

ترجمہ:...''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو اپنے ساتھ مسواک، کنگھا، سرمہ دانی، پیشاب دانی، اور آئینہ لے جاتے تھے''۔

۵۷:...'' عن أبی سعید رضی الله عنه أنه قال: کان إذا

سافر حمل السواک ، والمشط ،والمکحلة. الحدیث''۔

(رواہ ابن طاہر فی صفة التصوف کما فی التلخیص (۱ ۔ ٦٧)

ترجمہ:... ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے تو اپنے ساتھ مسواک، کنگھا اور سرمہ دانی لے جاتے تھے''۔

مسواک اور توشۂ سفر

۵۸:...''عن أم الدرداء : قلت لعائشة ماکنت إذا سافرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أو حججت أو غزوت معه ، ماکنت تزودینه قالت: کنت أزوده دهنا، و مشطا،و مرآة و مقصاة، و مکحلة، وسواکا''. (مجمع)

ترجمہ:... ''حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتیں یا حج کرتیں یا کسی غزوہ میں جاتیں تو حضور کو کیا توشہ دیتی تھیں؟ فرمایا کہ آپ کا توشہ تیل، کنگھا، آئینہ، قینچی، سرمہ دانی اور مسواک ہوتا تھا''۔

۵۹:...''عن خالد بن معدان مرسلاً : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسافر بالسواک''

(رواہ ابن سعد کما فی الطبقات: ۱ ۔ ۴۸۳)

ترجمہ:... ''حضرت خالد بن معدان کی مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مسواک ساتھ لے جاتے تھے''۔

آپ اس قدر مسواک کا اہتمام فرماتے تھے کہ سفر پر جارہے ہیں تو توشہ میں مسواک بھی رکھ رہے ہیں' کہیں ایسا نہ ہو کہ سفر پر بروقت مسواک دستیاب نہ ہو، اور اس کی

فضیلت اور فوائد سے محرومی ہو۔

تلاوت قرآن کے لئے مسواک

۶۰:... ''عن علی مرفوعاً : إن أفواهكم طرق للقرآن، فطهروها بالسواک''. (التلخیص ۱: ۲۰۰)

ترجمہ:... ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں، پس انہیں مسواک کے ذریعہ پاک وصاف رکھا کرو''۔

منہ سے کلام اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس لئے اس کو مسواک کے ذریعے پاک اور صاف رکھنا ضروری ہے، احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تلاوت سنتے ہیں جب تلاوت کرنے والے کا منہ گندہ اور بدبودار ہوگا تو فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوگی علامہ عینیؒ فرماتے ہیں '' ویتأ كد طلبه عند إرادة الصلاة و عند الوضوء ، وقراءة القرآن'' مسواک کی طلب قوی ہوجاتی ہے، جب نماز، وضو، اور تلاوت کا ارادہ ہو۔

مسواک کرنے والے کی تلاوت اور فرشتوں کی سماعت

۶۱:...''عن علی أنه أمر بالسواک وقال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إن العبدإذا تسوک ثم قام يصلى ، قام الملک، خلفه فيستمع لقراء ته فيد نو منه أو كلمة نحوها حتى يضع فاه على فيه فما يخرج من فيه شئ من القرآن إلاصار فى جوف الملک فطهروا أفواهكم للقرآن''. (رواه البزار و رجاله ثقات كما فى المجمع ۲: ۹۹)

ترجمہ:... ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسواک کا حکم دے کر کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ بندہ جب

مسواک کر کے نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی تلاوت سنتے ہیں، اور اس کے اتنے قریب ہو جاتے ہیں (یا اس جیسا کوئی اور جملہ ارشاد فرمایا) یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتے ہیں، پس اس کے منہ سے قرآن کا جو حصہ بھی نکلتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں داخل ہو جاتا ہے، پس اپنے منہ کو قرآن کے لئے پاک وصاف رکھا کرو"۔

۶۲:... "عن جابر مرفوعًا : إذا قام أحدكم من الليل يصلي فليستاک ، فانه إذا قام يصلي أتاه ملک فيضع فاه على فيه ، فلا يخرج شئ من فيه إلا وقع في فيّ الملک"۔

(رواه ابو نعيم ورواته ثقات قاله ابن دقيق العيد كما في التلخيص ١: ٦٨)

ترجمہ:... "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لئے اٹھے تو مسواک کرے، اس لئے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے آ کر اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتے ہیں پس اس کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتا ہے"۔

سبحان اللہ! کتنی بڑی فضیلت ہے مسواک کی، اور کتنا سستا سودا ہے، نہ بڑی رقم کی ضرورت اور نہ ہی زیادہ وقت کی، اس کے باوجود جو شخص اس سے محروم رہا وہ یقیناً بدنصیب اور بدقسمت ہے۔

عورت کی مسواک

۶۳:... "عن عائشة رضي الله عنها قالت: أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسواک وقال : نعم الشئ السواک" (رواه البزار كما في المجمع: ٢: ٩٩).

ترجمہ:..."حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسواک کا حکم دیا اور فرمایا مسواک بہت اچھی چیز ہے"۔

۶۴:..."عن يزيد بن الأصم قال: كان سواك ميمونة ابنة الحارث زوج النبي صلى الله عليه وسلم في ماء، فان شغلها عنه عمل ،أو صلاة،والا فأخذته و استاكت".

(رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثوقون كما في المجمع: ۲: ۱۰۰)

ترجمہ:..."حضرت یزید بن الاصم فرماتے ہیں کہ میمونہ بنت الحارث جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں ان کی مسواک صاف پانی میں رکھی جاتی تھی، جب کام کاج اور نماز سے فارغ ہوتیں تو مسواک کرتیں"۔

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح مردوں کے لئے مسواک سنت ہے، اسی طرح عورتوں کے لئے بھی مسواک سنت ہے، لیکن اگر ان کے مسوڑھے مسواک کے متحمل نہ ہوں تو ان کے لئے دنداسہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم مقام ہے جب کہ مسواک کی نیت سے اس کا استعمال کریں، مطالب عالیہ میں حضرت واثلہ بن الاسقع کا بیان ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ تلوار کے دستوں میں مسواک باندھ دیا کرتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں اور دوپٹوں میں باندھ کر رکھتی تھیں۔

کسی کا استعمال شدہ مسواک عقیدۃً یا محبۃً استعمال کرنا

٦٥:...”عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يستاك، فيعطيني لأغسله فأبدأبه فأستاك ثم أغسله وأدفعه إليه“. (رواه ابو داود)

ترجمہ:...”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کے بعد اپنی مسواک دھونے کے لئے مجھے دیدیا کرتے تھے پہلے میں خود اس کو استعمال کرتی اور پھر اس کو دھوکر آپ کو دیتی“۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا استعمال شدہ مسواک ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا استعمال کرنا محض برکت حاصل کرنے کے لئے تھا، اس سے معلوم ہوا کہ اپنے بڑے پیر، مرشد، اور استاذ کا استعمال شدہ مسواک استعمال کرنا جائز ہے، اگر منہ میں کوئی بیماری ہو، دانت پیلے اور منہ گندہ ہو تو نہیں کرنا چاہیے طبی اعتبار سے نقصان دہ ہے، ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو فرمایا یہ مسواک مجھے دو۔ میں نے ان سے لے کر چبا کر نرم کیا اور دھوکر صاف کیا پھر آپ کو دیا، تو آپ نے مسواک کیا۔

کھانے سے پہلے اور بعد میں مسواک

٦٦:...”قال أبو هريرة رضي الله عنه: لقد كنت أستن قبل أن أنام وبعد ما استيقظ وقبل أن آكل و بعد أن آكل حين سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما قال“.

(رواه احمد: ٢، ٤٠٠)

ترجمہ:...”حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سونے سے پہلے اور بیدار ہونے کے بعد اور کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کیا کرتا تھا، جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس کا حکم) فرماتے ہوئے سنا۔ ایک اور روایت میں گھر سے نکلتے وقت مسواک کرنے کا

بھی ذکر ہے، ”وکان لا یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من بیتہ الا استاک“حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی گھر سے نکلتے تو مسواک کرتے تھے“۔

گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک

٦٧:...”عن المقدام بن شريح عن أبيه قال: سألت عائشةرضي الله عنها قلت: أخبريني بأئ شئ كان يبدأرسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل عليك؟قالت: كان يبدأ بالسواک“. (اخرجه مسلم: ١٢٨،١)

ترجمہ:...”حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ مجھے یہ بتلایئے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لاتے تو سب سے پہلے کون سا عمل کرتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سب سے پہلے مسواک کرتے تھے“۔

بعض علماء نے اس حدیث کو ظاہر پر محمول کیا اور کہا کہ آپ جب گھر میں داخل ہوتے تو پہلے مسواک کرتے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ آپ کا گھر میں داخل ہوتے ہی مسواک کرنے کی دو وجہ ہوسکتی ہیں (۱) چونکہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام مسنون ہے اور سلام میں اللہ تعالیٰ کا مبارک نام زبان سے نکلتا ہے اس کے احترام میں ایسا کرتے تھے۔(۲) ازواج مطہرات کی رعایت میں ایسا فرماتے تھے کہ ان کو منہ کی بو محسوس نہ ہو۔اور بعض علماء نے فرمایا: اس سے نفل نماز کی طرف اشارہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوکر پہلے مسواک کرتے، وضو کرتے اور نماز پڑھتے تھے۔

سوتے وقت مسواک

۶۸:...عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: كان رسول الله صلی الله عليه وسلم لاينام ليلة ولاينتبه إلااستن.

رواه احمد كما فی المجمع (۲.۹۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اور بیداری کے بعد مسواک کیا کرتے تھے۔

۶۹:...عن جابر رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يستاك إذا أخذ مضجعه.

ذكره صاحب طرح التثريب (۱.۶۶) وقال: رواه ابن عدی فی الكامل وفيه حرام بن عثمان وهو متروك.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خواب گاہ تشریف لے جاتے تھے تو مسواک کرتے تھے۔

حضرت محرز کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے جب تک مسواک نہ فرماتے ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سونے سے پہلے مسواک مسنون ہے اور طبی اعتبار سے بھی بہت فائدے ہیں، آدمی جب کھانا کھا کر بغیر مسواک کئے سوتا ہے تو کھانے کے ذرات منہ میں رہ جاتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ منہ بدبودار ہو جاتا ہے، جس سے مہلک بیماری جنم لے سکتی ہے، دانت اللہ کی . ت بڑی نعمت ہیں اس کی حفاظت کرنا ہر شخص پر لازم ہے۔

رات کو کئی مرتبہ مسواک کرنا

۷۰:...عن أبی أيوب رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يستاك من الليل مرتين أو ثلاثا. الحديث.

اخرجه احمد (۵.۴۱۷)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم رات کو دو یا تین مرتبہ مسواک کیا کرتے تھے۔

۷۱:... عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : ربما استاک رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل أربع مرات .

رواه الطبرانی فی الکبیر وفیه موسیٰ بن مطیر و هو ضعیف جداً کما فی المجمع (۲.۹۹،۱۰۰)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسا اوقات رات کو چار چار مرتبہ مسواک کیا۔

۷۲:... عن خذیمة بن ثابت رضی الله عنه : أن النبی صلى الله عليه وسلم كان يستاک فی الليلة مراراً .

اخرجه ابن ابی شیبة کما فی الکنز (۵.۱۱۱)، برقم (۳۳۴۴)

ترجمہ: حضرت خذیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کوئی مرتبہ مسواک فرماتے تھے۔

نماز تہجد مولا کریم کے حضور حاضری اور رب سے ملاقات کا ذریعہ ہے اور متعدد روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ تہجد کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور حبیب کبریا کی نماز ہو تو کیا کہنا، ان وجوہات کی بناء پر آپ اپنے دہن مبارک کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے اس قدر مسواک کا اہتمام فرماتے تھے۔

نیند سے بیداری کے بعد مسواک

۷۳:... عن عائشة رضی الله عنها أن النبی صلى الله عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ إلا تسوک قبل أن يتوضأ. رواه ابو داود (۱.۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی رات یا دن میں سو کر بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

۷۴:...عن ابن عمر رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لاینام إلا والسواک عنده فاذا استیقظ بدأ بالسواک. اخرجه احمد (۲. ۱۱۷)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو مسواک ضرور ساتھ ہوتی اور جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

۷۵:...عن فضل ابن عباس رضی الله عنهما: لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم یقوم إلی الصلاة باللیل إلا استن. رواه الطبرانی کما فی التلخیص (۱. ۶۳)

ترجمہ: حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی رات کے وقت نماز کے لئے بیدار ہوتے تو مسواک کرتے تھے۔

مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت سعید بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ام المؤمنین! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں بتائیں، ام المؤمنین نے فرمایا کہ ہم آپ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو جس وقت بیدار کرنا چاہتے بیدار ہوتے اور مسواک کرکے وضو فرماتے۔

حضرت بریدہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو بریرہ جاریہ سے مسواک طلب فرماتے۔

ان روایت سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی کہ دن ہو یا رات نیند سے بیدار ہوکر مسواک کرنا مسنون ہے، علامہ ابن دقیق العیدؒ بیداری کے بعد مسواک کی حکمت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سونے کی حالت میں پیٹ سے بخارات اور گندی ہوائیں منہ کی طرف چڑھ آتی ہیں جس کی وجہ سے منہ میں بدبو اور ذائقہ میں تبدیلی ہو جاتی ہے، اور مسواک

کرنے سے یہ چیزیں دور ہو جاتی ہیں۔

تلوار کے دستے میں مسواک

٧٦:...عن واثلة بن الأسقع رضی الله عنه قال: کان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوثقون مساويكهم فی ذوائب سيوفهم والنساء فی خمرهن.

اخرجه احمد بن منيع فی مسنده كما فی المطالب (١. ٣٣) برقم (٦٩)

ترجمہ: حضرت واثلہ ابن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنی مسواک تلوار کے دستے میں باندھ کے رکھتے تھے اور خواتین اپنے دوپٹہ میں۔

استنجاء کے بعد مسواک

٧٧:... عن عائشة رضی الله عنها أن النبی صلى الله عليه وسلم كان يوضع له وضوءه وسواكه فاذا قام من الليل تخلى ثم استاك. رواه ابو داود. (١. ٨)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور مسواک رکھا جاتا تھا، جب رات کو بیدار ہوتے تو استنجاء سے فارغ ہو کر مسواک کرتے تھے۔

استنجاء کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمایا کرتے تھے اور وضو سے پہلے مسواک سنت ہے۔

مسجد جاتے وقت مسواک

۷۸:...عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان لایفارق مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم سواکه، ومشطه، وکان ینظر فی المرآة إذا سرح لحیته.

رواه الطبرانی فی الاوسط کما فی المجمع (۵. ۱۷۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد جاتے وقت مسواک اور کنگھی ساتھ رکھتے تھے اور آپ ڈاڑھی پر کنگھی فرماتے وقت آئینہ دیکھتے تھے۔

ہر وقت مسواک ساتھ رکھنا چاہیے تا کہ ضرورت کے وقت کام آئے اور اجر وثواب سے محرومی نہ ہو۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت اور مسواک

۷۹:...عن عائشة رضی الله عنها قالت: دخل عبدالرحمن بن أبی بکر ومعه سواک یستن به، فنظر إلیه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له: أعطنی هذا السواک یا عبدالرحمن، فأعطانیه، فقصمته، ثم مضغته، فأعطیته رسول الله صلى الله عليه وسلم، فاستن به وهو مستند إلى صدری. اخرجه البخاری (۱. ۱۲۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عبدالرحمٰن ابن ابی بکر (ایک مرتبہ ہمارے گھر) آئے ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی جس سے وہ مسواک کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک

کی طرف دیکھا، میں نے ان سے کہا عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو، انہوں نے دیدی، میں نے اس کے سر کو پہلے توڑا پھر اسے چبا کر نرم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا، آپؐ نے اس سے مسواک کیا، اس وقت آپ میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۸۰: ...عن عائشة رضی الله عنها قالت : إن من نعم الله علیّ أن رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی فی بیتی ، ویومی ، وبین سحری ونحری، وأن الله جمع بین ریقی وریقه عندموته، دخل عبدالرحمن بن أبی بکر و بیده سواک وأنا مستندة رسول الله صلی الله علیه وسلم فرأیته ینظر إلیه وعرفت أنه یحب السواک، فقلت آخذه لک؟ فأشار برأسه: أن نعم ، فنا ولته فاشتد علیه وقلت ألینه لک ؟ فاشار برأسه أن نعم، فلینته فأمره بین یدیه رکوة فیه ماء فجعل یدخل یدیه فی الماء فیمسح بهما وجهه ویقول: لا اله الا الله إن للموت سکرات، ثم نصب یده وجعل یقول: اللهم فی الرفیق الأعلی حتی قبض، ومالت یده. رواه البخاری

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے لئے اللہ کے انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری کے دن میری ہنسلی اور سینہ کے درمیان ہوئی اور یہ بھی اس کا انعام ہے کہ آپ کے مبارک تھوک کو میرے تھوک کے ساتھ اکٹھا کر دیا (وہ اس طرح) کہ میرے پاس عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی، میں حضور کو سہارا دے رہی

تھی، میں نے دیکھا کہ آپ ان کی مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں، مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک پسند فرماتے ہیں اس لئے میں نے دریافت کیا کہ آپ کے لئے مسواک لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے فرمایا ''ہاں'' چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لیکر آپکو دی آپ نے استعمال کرنا چاہا لیکن مسواک سخت تھی اس لئے آپ استعما ل نہ کر سکے میں نے کہا نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے فرمایا ''ہاں'' چنانچہ میں نے (دانتوں سے چبا کر) نرم کر کے حضور کو دی، آپ نے اس کو اپنے دانتوں پر پھیرنا شروع کر دیا، آپ کے سامنے ایک برتن تھا آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور چہرۂ انور پر پھیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے لئے سختیاں ہیں، پھر بطور دعا کے ہاتھ اٹھائے اور کہنا شروع کیا، اے اللہ مجھے رفیق اعلی (انبیاء) میں شامل کر، اور اسی طرح کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کی گئی اور آپ کے دونوں ہاتھ نیچے گر پڑے۔

کشف الغمہ میں ہے کہ " استاک صلی الله علیه وسلم فی مرض موته بجریدة رطبة '' ۔آپ نے مرض موت میں تر شاخ سے مسواک کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو مسواک اور نظافت کا کتنا اہتمام تھا کہ زندگی کے آخری لمحہ میں بھی مسواک نہیں چھوڑا، اس کی حکمت علماء نے یہ لکھی ہے کہ موت کے بعد چونکہ رب کے حضور حاضری ہوگی '' الموت جسر یوصل الحبیب إلی الحبیب '' موت ایک ایسا پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نظافت اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں۔ " ان اللہ نظیف یحب النظافة'' فقہاء نے لکھا ہے کہ جس شخص کو اپنی موت کا علم ہو جائے تو اس کے لئے موئے زیر ناف اور وہ امور جو موجب صفائی ہے ان کا صاف کرنا مستحب ہے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو جب اپنی موت کا یقین ہو گیا تو استرا لے کر جسم کے زائد بال صاف کئے اس کا

مقصد بھی یہی ہے کہ حاضری کا وقت قریب ہے اور مولائے کریم منتظر ہے تو حاضری نظافت اور پاکی کی حالت میں ہو اور بعض علماء سے یہ بھی منقول ہے کہ مسواک کرنے سے روح باآسانی نکل جاتی ہے۔

مسواک ساتھ رکھنا

۸۱:...عن جابر رضی الله عنه: كان السواک من أذن رسول الله صلى الله عليه وسلم موضع القلم أذن الكاتب

اخرجه البيهقی (۱/ ۳۷)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو اپنے کان میں اس جگہ رکھتے تھے جہاں پر کاتب قلم رکھتا ہے۔

۸۲:...عن واثلة بن الأسقع رضی الله عنه قال: كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوثقون مساويكهم في ذوائب سيوفهم، والنساء في خمرهن،

اخرجه احمد بن منيع في مسنده كما في المطالب. (۱/ ۲۳) برقم (۶۹)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے مسواک کو تلواروں کے دستہ میں باندھ کر رکھتے تھے اور عورتیں دوپٹہ میں باندھ کر رکھتی تھیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ سونے جاتے اور سوکر اٹھتے تو مسواک کرتے تھے، ان سے ابوعتیق نے کہا آپ اپنے آپ کو مسواک کی وجہ سے مشقت میں ڈالے ہوئے ہیں، تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت اسامہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مسواک کا اہتمام) اسی طرح فرماتے تھے۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ عمامہ کے پیچ میں بھی مسواک رکھتے تھے۔

ان روایات سے آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ صحابہ کرامؓ کس قدر مسواک کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، حقیقت میں سنتوں کا اہتمام کرنا صحیح معنوں میں انہیں حضرات کے حصہ میں آیا اور کیوں نہ آیا ہو جبکہ رب العلمین نے ان نفوس قدسیہ کو اپنے پیارے نبی ﷺ کی صحبت کیلئے انتخاب فرمایا ہے، ہمیں بھی مسواک اپنے ساتھ رکھنا چاہیے تاکہ ضرورت کے وقت استعمال کر سکیں اور اس کے فوائد و برکات سے محروم نہ ہوں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت اور اس کی اہمیت دل میں ہے تو مسواک ساتھ رکھنا کوئی مشکل نہیں جب کہ لوگ اپنی جیب میں اس سے بھاری چیزیں موبائل، سگریٹ کے ڈبے اور دیگر چیزیں رکھتے ہیں، مسواک ایک ہلکی سی چیز ہے اس کے رکھنے میں کیا دشواری ہے۔

۸۳:...عن قتادة: ان أبا هريرة قال: لقد أدميت فمي اليوم صائم بالسواک مرتين .

رواه ابن سعد كما في الكنز (۳۲۹.۴)برقم (۲۴۸۶)

ترجمہ: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آج اپنے منہ کو مسواک کے ذریعہ دو دفعہ زخمی کردیا اور میں روزے سے تھا۔

مسواک نصف وضو ہے

۸۴:...عن حسان بن عطية مرسلا: الوضوء شطر الایمان والسواک شطر الوضوء. اخرجه ابن أبی شيبة فی (۱. ۱۷۰)

ترجمہ: حضرت حسان بن عطیہ کی مرسل روایت ہے کہ وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ حضرت حسان کی دوسری روایت میں ہے کہ وضو نصف ایمان ہے، اور مسواک بھی نصف ایمان ہے۔

ترک مسواک سبب تاخیر جبرائیل علیہ السلام ہے

۸۵:...عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قیل له : یا رسول الله ! لقد أبطأعنک جبرائیل علیه السلام، فقال: ولِمَ لایبطئی عنی وأنتم حولی لاتستاکون، ولاتقلمون أظافرکم، ولاتقصون شواربکم، ولا تنقون رواجمکم. اخرجه احمد (۱. ۲۴۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ! حضرت جبرائیل نے آپ کے پاس آنے میں کافی تاخیر کی ہے، آپ نے فرمایا: کیوں تاخیر نہ کرے جب کہ تم میرے اردگرد اس حال میں ہوتے ہو کہ نہ مسواک کرتے ہو ، نہ ہی ناخن کاٹتے ہو ،اور نہ ہی مونچھیں کترواتے ہو،اور نہ ہی جوڑوں کی صفائی کرتے ہو۔

۸۶:...عن مجاهد مرسلا قال: استبطأ رسول الله صلی الله علیه وسلم جبرائیل فقال: وکیف نأتیکم وأنتم لاتقصون أظفارکم ،ولاتنقون براجمکم ،ولاتستاکون.

ابن ابی شبیة (۱. ۱۷۱)

ترجمہ: حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے (ایک مرتبہ) آنے میں بڑی تاخیر کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی وجہ پوچھی تو جبرائیل نے فرمایا میں کیسے آؤں جب کہ تم نہ ناخن کاٹتے ہو اور نہ جوڑوں کی صفائی کرتے ہو اور نہ ہی مسواک کرتے ہو۔

جب آدمی مسواک کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا منہ بد بودار اور گندہ ہو جاتا ہے اور

فرشتوں کو بد بو سے تکلیف ہوتی ہے، منہ گندہ رکھنا کتنی بری بات ہے، کہ فرشتے تک حاضر نہیں ہوتے یہ حالت عدیم الفرصتی کی وجہ سے بعض ان صحابہ کی ہوتی تھی جو آپ کے پاس ہوتے تھے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو طاہر مطہر اور پاکیزہ ہے اور آپ کی ذات منبع خوشبو تھی آپ جہاں سے گذرتے خوشبو مہکتی ہر گذرنے والا جان لیتا کہ یہاں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ہیں۔

صحابہ کرام اور اہتمام مسواک

۸۷:...عن صالح بن كيسان أن عبادة بن الصامت وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا يروحون والسواك على آذانهم. ابن ابی شیبة (۱. ۱۶۹)

ترجمہ: صالح بن کیسان سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ جب شام کے وقت مسجد آتے تو مسواک ان کے کانوں میں ہوا کرتی تھی۔

۸۸:... عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أسوكتهم خلف آذانهم يستنون بها لكل صلوٰة.

رواه الخطيب في كتاب الرواة عن مالك كما في التلخيص (۱. ۷۱)

ترجمہ: حضرت اعرج حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام کی مسواکیں ان کے کانوں کے پیچھے ہوا کرتی تھیں اس کے ذریعہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کرتے تھے۔

اولیاء عظام اور اہتمام مسواک

۸۹:...عن الحكم قال: نزلت على مجاهد فكان أشد

شی مواظبة علی السواک .	ابن ابی شیبة (۱ . ۱۷۰)

ترجمہ: حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کے یہاں قیام کیا تو میں نے ان کو مسواک کا سب سے زیادہ اہتمام کرنے والا پایا۔

۹۰ :... قال أبو سلمة : فرأیت زید ایجلس فی المسجد وأن السواک من أذنه موضع القلم من أذن الکاتب فکلما قام إلی الصلاة استاک.	اخرجه ابو داود (۱ . ۷)

ترجمہ: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے زید کو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی مسواک کان کے اس جگہ ہوتی تھی جہاں کاتب کا قلم ہوا کرتا ہے۔ جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے تھے۔

مسواک کا کان پر رکھنا یا مردوں کا میدان جہاد میں تلواروں کے ساتھ باندھ کے رکھنا، اور عورتوں کا دوپٹہ کے ساتھ باندھنا اور پگڑی کے درمیان میں رکھنا وغیرہ یہ تمام امور مسواک کے اہتمام کی بین دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم تک اور مردوں سے لے کر عورتیں تک کس قدر مسواک کا اہتمام کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان نفوس قدسیہ کو جو مقام بلند عطا کیا ہے وہ ان سنتوں کی پابندی کی وجہ سے ہے۔ آیئے عہد کرتے ہیں کہ ہم بھی انشاء اللہ اس سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شدت سے اہتمام کریں گے اور اپنے اسلاف کے صحیح جانشین ہونے کا ثبوت فراہم کریں گے۔

مسواک علماء کی نظر میں

قال الشعراني في لواقح الأنوار: و قد بلغنا عن الشبلي أنه احتاج إلى سواک وقت الوضوء فلم يجده، فبذل فيه نحو دينار حتى تسوک به ولم يترکه في وضوء، فاستکثر بعض الناس بذل ذلک المال في سواک فقال: إن الدنيا کلها لاتساوي عند الله بجناح بعوضة فماذا يکون جوابي إذا قال لِما ترکت سنة نبييّ ولم تبذل في تحصيلها ما خصک الله به جناح بعوضة، فاعجزه ومضى وأظنک يا أخي لو طلب منک صاحب السواک نصفا واحدا احتى يعطيه لک لترکت السواک وقدمت النصف وانت مع ذلک تزعم أن أولياء الله ومن المقربين عند رسول الله صلى الله عليه وسلم والله انها دعویٰ لا برهان لها.

ترجمہ: لواقح الانوار میں علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی، آپ نے مسواک تلاش کی مگر نہ ملی، پھر آپ نے ایک دینار کی مسواک خرید کر استعمال کی اور اس کو ترک نہ کیا، بعض لوگوں نے حضرت شبلی کے اس دینار خرچ کرنے کو زیادتی پر محمول کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں، میں اس وقت کیا جواب دونگا، جب کہ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تو نے میرے نبی کی سنت مسواک کو کیوں ترک کیا جو مال و دولت میں نے تجھ کو دیا تھا (جس کی حقیقت میرے نزدیک) مچھر کے پر کے برابر

بھی نہ تھی اس کو اس سنت (مسواک) کے حاصل کرنے میں کیوں خرچ نہ کیا۔

اے میرے بھائی، میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مسواک والا آدھا دینار بھی مسواک کی قیمت مانگے تو ہرگز نہ دیگا اور مسواک چھوڑ دے گا۔ مگر اس عمل کے باجود تو اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین سے شمار کرتا ہے خدا کی قسم یہ ایک دعوی ہے جو بے دلیل ہے۔

علامہ شوکانی کی صراحت:

قال الشوكاني في نيل الأوطار : وهي أمر من أمور الشريعة ظهر ظهور النهار ،وقبله من سكان البسيطة أهل ألانجاد و الأغوار.

ترجمہ: نیل الاوطار میں علامہ شوکانی نے صراحت کی ہے کہ مسواک احکام شرعیہ میں ایک واضح حکم ہے جو روز روشن کی طرح ظاہر ہے جس کو اونچے اور نیچے مقام کے رہنے والوں نے یعنی تمام اہل ارض نے قبول کیا ہے۔

علامہ عینی کا ارشاد ہے:

قال العيني في البناية قال أبو عمر : وفضل السواك مجمع عليه لااختلاف فيه، والصلوٰة عند الجميع أفضل منه بغيرها حتى قال الأوزاعي هوشطر الوضوء ،وقال في شرح البخاري: وفضائله كثيرة وقد ذكرنا في شرحنا لمعاني الآثار للطحاوي ماوردفيه عن أكثر من خمسين صحابياً.

ترجمہ: بنایہ میں علامہ عینی فرماتے ہیں کہ ابو عمر نے کہا ہے کہ مسواک کی

فضیلت پر سب کا اتفاق ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں، اور سب کے نزدیک مسواک کر کے نماز پڑھنا بلا مسواک کی نماز سے افضل ہے، بلکہ اوزاعی نے تو مسواک کو نصف وضو قرار دیا ہے اور بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ مسواک کے بیشمار فضائل ہیں، میں نے معانی الآثار کی شرح میں پچاس سے زائد صحابہ سے اس کے فضائل کو نقل کیا ہے۔

حضرت امام محمدؒ کی تحریر

قال محمد: قد ذكر في السواك زيادة على مائة حديث فواعجبا لسنة تأتي فيها الأحاديث الكثيرة لم يهملها كثير من الناس بل كثير من الفقها . فهذه خيبة عظيمة .

(صبل ص ۴۱)

ترجمہ: حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسواک کے فضائل میں ایک سو سے زائد احادیث منقول ہیں، پس تعجب ہے ان لوگوں پر بلکہ بہت سے فقہاء پر جو اس سنت (مسواک) کو باوجود کثرت احادیث کے منقول ہونے کے ترک کرتے ہیں یہ بڑا خسارہ ہے۔

بزرگوں کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ ہمارے اسلاف جو زمانہ کے لئے ہدایت کے چراغ تھے وہ مسواک کا کس قدر اہتمام کیا کرتے تھے۔ درحقیقت سنتوں کا اہتمام کئے بغیر کوئی اللہ کا ولی نہیں بن سکتا حضرت شیخ سعدیؒ کا شعر ہے ؎

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید　　　که ہرگز بمنزل نخواہد رسید

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے ہٹ کر جو بھی راستہ اختیار کرے گا وہ ہرگز منزل یعنی جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔

خواب میں مسواک

۱۹:... عن ابن عمر رضی الله عنهما أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: أرانی أتسوک بسواک، فجاء نی رجلان أحدهما أکبر من الآخر، فناولت السواک الأصغر منهما فقیل لی، کبر، فدفعته إلی الأکبر منهما.

اخرجه البخاری فی باب دفع السواک الی الاکبر (۱.۳۸)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں اتنے میں دو آدمی آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا ہے، میں نے مسواک چھوٹے کو دی۔ تو مجھے کہا گیا بڑے کو دیجئے میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ مسواک کی اہمیت اور اس کی تاکید ظاہر کرنی مقصود تھی، اس لئے حق جل مجدہ نے بیداری میں مسواک کا حکم دینے کے بعد خواب میں بھی مسواک کی طرف توجہ مبذول کرائی چونکہ انبیاء کا خواب سچا ہوتا ہے اور وحی کا حصہ ہوتا ہے شیطان اس میں دخل اندازی نہیں کر سکتا اس طرح مسواک کی ہر اعتبار سے تاکید ہوگئی۔

یہ مذکورہ واقعہ خواب کا ہے مگر ابو داؤد اور بعض دوسری کتابوں سے بیداری کا واقعہ معلوم ہوتا ہے بظاہر دونوں میں تعارض ہے۔ علماء نے رفع تعارض کے لئے یہ جواب دیا کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ پہلے خواب میں پیش آیا ہو اور بعد میں بیداری میں بھی یہ واقعہ پیش آیا ہو، محل نزاع چونکہ مختلف ہے تو تعارض ثابت نہیں ہوا۔

اس واقعہ سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کا استعمال شدہ مسواک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر تبرکاً وعقیدۃً کسی بڑے کی استعمال شدہ مسواک استعمال کی جائے تو اس میں کوئی کلام نہیں۔ اس سے پہلے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا واقعہ گزر چکا ہے کہ وہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی استعمال شدہ مسواک تبرکاً اور عقیدۃً استعمال کیا کرتی تھیں۔

مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی قائم مقام ہے

۹۲ :...عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: تجزئ من السواک الأصابع .

اخرجه البيهقي (١. ٣٠٠١.٣١)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں کافی ہیں۔

۹۳ :...عن كثير بن عبدالله بن عمرو بن عوف المزني عن أبيه عن جده رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الاصابع تجزئ مجز السواک إذا لم يكن سواک.

"مجمع (٢. ١٠٠)

ترجمہ: کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں مسواک کی قائم مقام ہیں۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے ہمیں مسواک کی بڑی ترغیب دی تو کیا اس کے نہ ہونے کی صورت میں کچھ ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں تمہاری انگلی وضو کے وقت مسواک ہے، اسے اپنے دانتوں پر رگڑو۔ (بیہقی ۱۔۴۱)

اس قسم کی ایک روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے منہ کو انگلی سے رگڑتے۔

ان روایات سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ایک شخص مسواک کا عادی ہے اتفاق سے مسواک ساتھ

نہیں ہے یا کھوگئی ہے اور دوسری لینے کا موقع نہیں ملا ان صورتوں میں انگلی مسواک کے قائم مقام ہے۔ ہمیشہ اس بات کی عادت بنا لینے سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہوگی۔ جس طرح حدیث کے الفاظ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ "اذا لم یکن سواک" یہ انگلی کا قائم مقام ہونا اس صورت میں ہے جب کہ مسواک اتفاق سے موجود نہ ہو۔

مسواک کا ہدیہ دینا

۹۴:... عن أبی خیرة الصباحی رضی الله عنه قال: کنت فی الوفد الذین أتو ارسول الله صلی الله علیه وسلم ،فزودنا الأراک نستاک به، فقلنا یا رسول الله! عندناالجرید و لکنا نقبل کرامتک و عطیتک الحدیث.

رواه الطبرانی فی الکبیر و اسناده حسن کما فی المجمع (۲.۱۰۰)

ترجمہ: حضرت ابوخیرہ الصباحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں پیلو کا مسواک عطا فرمایا تا کہ ہم اس سے مسواک کریں، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول ہمارے پاس تو مسواک ہے لیکن ہم نے آپ کا ہدیہ کرامۃً قبول کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسواک کا ہدیہ دینا سنت ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بڑوں کی طرف سے کوئی چیز بطور تحفہ ملے تو اپنے پاس موجود ہونے کے باوجود سعادت سمجھ کر قبول کر لینا چاہیے۔ علامہ شعرانی نے کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کا ہدیہ قبول فرماتے اور رد نہ فرماتے تھے۔

مسواک کے فوائد

۹۵ :... عن أبی الدرداء رضی الله عنه قال: علیکم بالسواک فلا تغفلوه فا ن فی السواک أربعا و عشرین خصلة أفضلها أن یرضی الرحمن، ویصیب السنة ، ویضاعف صلاته سبعاو سبعین ضعفا، و یورثه السعة والغنی، ویطیب النکهة ، ویشد اللثة، ویسکن الصداع، ویذهب وجع الضرس ، وتصافحه الملائکة لنور وجهه و برق أسنانه. الحدیث.

ذکره القشیری بلا اسناد عن ابی الدرداء ولااصل له لا من طریق صحیح ولا ضعیف کما فی التلخیص (۱. ۷۱)

ترجمہ: حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ مسواک تم پر لازم ہے اس سے غفلت مت برتو اس لئے کہ مسواک میں چوبیس فائدے ہیں، سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ رحمٰن خوش ہوتا ہے سنت کا اجر ہے، نماز کا ثواب ۷۷ گنا بڑھ جاتا ہے، وسعت اور مالداری حاصل ہوتی ہے، منہ کی بو پاکیزہ ہوتی ہے، مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں سر کے درد کو آرام ملتا ہے، ڈاڑھ کا درد دور ہوتا ہے، دانت کی چمک اور چہرے پرنور کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

علامہ زبیری نے اتحاف السادة المتقین شرح احیاء علوم الدین میں بعض فضلاء کے حوالہ سے مسواک کے فضائل وفوائد پر ایک نظم لکھی ہے وہ یہ ہے۔

فوائد السواک عشرون تحب — مطهرة للفم مرضاة للرب
يفرح أملاكا يغيظ الشيطان — يطيب نكهة جلاء الأسنان
يحد أبصاراو تو تى السنة — يحسن الصوت يزكى الفطنة
يشد لحم ميت الأسنان — يزيد فى فصاحة اللسان
يذكر الميت بالشهادة — ينمى لمن اعتاده اعداده
يبطئى الشيب يزيد الأجر — يسهل النزع يقوى الظهرا
يزيد فى العقل على المعتاد — وقاطع رطوبة الأجساد

اتحاف السادة (۲_۵۵۹)

آپ نے اندازہ لگایا کہ مسواک کے کس قدر فضائل وبرکات ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ نے بھی منہاج میں مسواک کے بیس فائدے ذکر کئے ہیں۔ علامہ شامیؒ نے فرمایا مسواک کے فوائد تیس ۳۰ سے اوپر ہیں سب سے ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ اذیت کو دفع کرتی ہے اور اعلیٰ فائدہ یہ ہے کہ بوقت نزع شہادتین یاد دلاتی ہے۔ نہایۃ الامل میں ہے کہ مسواک کے بہتر ۷۲ فائدے ہیں سب سے افضل فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ یاد آتا ہے۔

بہتر اور افضل مسواک

۹۶: ...عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: نعم السواک الزيتون من شجرة مباركة يطيب الفم وتذهب بالجفر، وهو سواكى وسواک الأنبياء من قبلى. رواه الطبرانى فى الاوسط وفيه محلل بن محمد ولم أجد من ذكره قاله الهيثمى فى المجمع (۲. ۱۰۰)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: عمدہ مسواک زیتون کی ہے جو کہ مبارک درخت ہے منہ کو پاکیزہ کرتی ہے اور منہ کی بدبو دور کرتی ہے یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مسواک ہے۔

٩٧ :...عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: کنت اجتنی لرسول الله صلی الله علیه وسلم سوا کامن أراک. التلخیص (١. ٢. ٧)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیلو کا مسواک توڑتا تھا۔

٩٨ :... عن أبی زید الغافقی مرفوعاً! الأ سوکة ثلاثة: أراک ، فان لم یکن أراک فعنم أوبطم قال راویه: العنم الزیتون. رواه ابو نعیم فی معرفة الصحابة کما فی التلخیص (١. ٢. ٧)

ترجمہ: حضرت ابوزید غافقی کی مرفوع روایت ہے کہ مسواک تین طرح کی ہے پیلو۔ اوراگر پیلو کی مسواک نہ ملے تو زیتون، یا بطم نامی درخت کی شاخ، راوی نے کہا العنم سے مراد زیتون ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیلو کا مسواک استعمال کیا کرتے تھے اگر یہ مل جائے تو بہتر ہے، علامہ زبیدیؒ نے لکھا ہے کہ پیلو کی مسواک طبی اعتبار سے بہتر ہے۔ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ پیلو کی مسواک مستحب ہے۔

ان روایات واقوال کی روشنی میں علامہ عینیؒ اور دیگر علمائے کرام نے لکھا ہے کہ سب سے بہتر مسواک پیلو کی ہے، اس کے بعد زیتون کی ہے، اس کے بعد کسی بھی درخت جس کا ذائقہ کڑوا اور کسیلا ہو اس کی مسواک مناسب ہے جیسا کہ صاحب منہل نے علامہ عینیؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ کڑوے درخت کی مسواک ہو جیسے نیم، ببول وغیرہ۔

مسواک کیسی ہو؟

درمختار میں ہے کہ حضرت شیخ علاؤالدین محمد بن علی حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

کو نه لینا، مستو یا بلا عقد ، فی غلظ الخنصر و طو ل شبر .

ترجمہ:۔ مسواک نرم ہو اور بغیر گرہ کے ہموار اور سیدھی ہو موٹائی میں چھنگلی کے برابر ہو، اور لمبائی میں ایک بالشت کے برابر ہو۔

بحرالرائق میں ہے کہ مستحب ہے کہ مسواک نرم ہو اور بغیر گرہ دار لکڑی کی ہو اور موٹائی میں انگلی کی موٹائی کے برابر ہو اور لمبائی میں ایک بالشت کے برابر ہو، اور کڑوے درخت کی لکڑی کی ہو۔

ممنوع مسواک

۹۹ :...عن ضمرة بن حبیب رفعه قال: نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن السواک بعود الریحان وقال: إنه یحرک عرق الجزام.

روا ه الحارث فی مسنده کما فی المطالب (۱ . ۱۰۸)

ترجمہ: حضرت ضمرۃ ابن حبیب سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریحان یعنی پھول دار درخت کی لکڑی کے مسواک سے منع فرمایا کہ یہ جزام کی رگ کو ابھارتا ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے المقام الوردیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ نے آبنوس سے خلال کرنے اور مسواک بنانے سے منع فرمایا کیوں کہ یہ جذام کی رگوں کو اُبھارتا ہے اور حرکت دیتا ہے۔ السعایہ (ص ۱۱۹)

شرح احیاء میں علامہ زبیدی نے لکھا ہے کہ آبنوس کی لکڑی، انجیر کی شاخ، گلاب کی شاخ، اور ریحان کی شاخ سے مسواک کرنا صحت کے اعتبار سے مضر ہے۔

علامہ شامی نے ''الـــردالـــمختـــار'' میں لکھا ہے کہ انار اور بانس کا مسواک نہ کرے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر وہ درخت جس میں خوشبو اور مہک ہو اس کا مسواک صحیح نہیں ہے جسمانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

مسواک کی دعا

رویانی نے "بحر" میں مسواک کی دعا کے متعلق لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اللھم بَيّضْ أَسْنَانِيْ وَ شَدِّ بِه لَثَاقِيْ وَبارِكْ لِيْ فِيْهِ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْن. اے اللہ! میرے دانتوں کو روشن کر دے اور میرے مسوڑھوں کو مضبوط کر دے، اور اس میں برکت عطا فرما اے ارحم الرحمین۔

بنایہ میں ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعاء پڑھنی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ فَمِیْ وَ نَوِّرْ قَلْبِیْ وَطَھِّرْ بَدَنِیْ وَحَرِّمْ جَسَدِیْ عَلٰی النَّار. ''اے اللہ میرے منہ کو پاک کر دے، میرے دل کو روشن کر دے اور میرے جسم کو پاک کر دے۔ اور میرے جسم کو جہنم پر حرام کر دے۔''

یہ دعاء اگرچہ بے اصل ہے لیکن مفہوم کے اعتبار سے اچھی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مسواک کرتے وقت کی نیت

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں فرمایا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ نیت کرے کہ رب کی عبادت اور ذکر و تلاوت کے لئے منہ پاک وصاف کر رہا ہوں، اس کی شرح اتحاف میں ہے کہ محض ازالہ گندگی کی نیت نہ کرے بلکہ اس کے ساتھ عبادت کی نیت بھی کرے تاکہ اس کا اجر و ثواب بھی حاصل ہو۔

مسواک پکڑنے کا سنت طریقہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسواک اس طرح پکڑنی چاہیے کہ کن انگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا اوپر کی جانب مسواک کے منہ کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں۔ شامی میں ہے کہ مٹھی میں دبا کر مسواک نہ کیا جائے اس سے بواسیر کا مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے

مسواک کرنے کا سنت طریقہ

۱۰۰:...عن ربیعة بن أكثم رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاك عرضاً الحديث.

اخرجه البيهقي (۱. ۴۰)

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (دانتوں کی) چوڑائی میں مسواک کیا کرتے تھے۔

۱۰۱:...عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاك عرضاً ولا يستاك طولاً.

رواه ابو نعيم في كتاب السواك و في اسناده عبدالله بن حكيم و هو متروك كما في التلخيص (۱. ۶۵،۶۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دانتوں کی) چوڑائی میں مسواک کیا کرتے تھے نہ کہ لمبائی میں۔

اس سے تو یہ بات واضح ہوگئی کہ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجرؒ تلخیص الحبیر میں لکھتے ہیں کہ عرضاً مسواک کرنا یہ دانتوں میں مسنون ہے لیکن زبان پر طولاً مسواک کرنا افضل ہے جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے مسند احمد میں اس کے الفاظ اس طرح ہیں۔

وطرف السواك على لسانه يستن إلى فوق.

درس ترمذی (۱. ۲۵)

حضرت شیخ زین الدین المصری ؒ فرماتے ہیں :

کیفیتہ أن یستاک أعالی الأسنان وأسافلها والحنک ویبتدئ من الجانب الأعلی وأقله ثلاث فی الأعالی وثلاث فی الأسافل بثلاث میاهٍ.

بحر الرائق ص ۲۰

ترجمہ: مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر کے دانتوں پر اور نیچے کے دانتوں پر اور منہ کی جڑ تک مسواک کرے اور پہلے سیدھی جانب سے شروع کرے اور کم از کم تین مرتبہ اوپر کے اور تین مرتبہ نیچے کے دانتوں پر مسواک کرے تین پانیوں کے ساتھ۔ (تین مرتبہ میں سے ہر مرتبہ نیا پانی لے)

کبیری میں ہے کہ پہلے مسواک اوپر کے جبڑے میں داہنی طرف کیجائے پھر اوپر کی بائیں جانب اس کے بعد نیچے کے جبڑے میں داہنی طرف اور پھر بائیں طرف کرنا چاہیے۔

مسواک کرنے میں طاق عدد کی رعایت رکھی جائے اور ہر دفعہ نیا پانی لیا جائے، عوارف میں ہے کہ خشک مسواک کو تر کیا جائے اور فارغ ہونے کے بعد دھو کر رکھی جائے ورنہ اس کو شیطان استعمال کرتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ مسواک کو منہ کے انتہائی اور آخری حصوں تک پہنچانا چاہیے اس سے سینہ اور حلق کا بلغم ختم ہو جاتا ہے اور خوب اچھی طرح مسواک کرنے سے "قلاح" جو منہ کی ایک بیماری ہے دور ہو جاتی ہے، آواز صاف اور منہ کی بو عمدہ ہو جاتی ہے۔

طب نبوی میں ہے کہ اعتدال کے ساتھ مسواک کرنا چاہیے اس سے دانت صاف اور روشن ہو جاتے ہیں، قوت اور زبان کی تیزی بڑھ جاتی ہے، دانتوں کی زردی دور ہو جاتی ہے منہ کی بو عمدہ ہو جاتی ہے، نیز دماغ کا تنقیہ اور کھانے کا اشتہا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اتنا زور نہ لگائے جس سے دانت کے آب و تاب میں فرق آئے اور مسوڑھے زخمی ہو کر خون رسنے لگے اور نہ ہی زیادہ آہستہ کرے اس سے منہ کی بو دور ہوگی اور نہ ہی دانت صاف ہوں گے۔

برش کا حکم

یہاں ایک بحث یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو برش وغیرہ رائج ہیں ان کا استعمال کیسا ہے جائز ہے یا نہیں اس کا محقق جواب یہ ہے کہ مسواک کے دو فائدے ہیں ایک اخروی اور ایک دنیوی، جیسا کہ حدیث مبارک کے الفاظ ہیں ''علیکم بالسواک فانہ مطھرۃ للفم مرضاۃ للرب '' تم اپنے اوپر مسواک کو لازم کرلو کیوں کہ یہ منہ کی پاکی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ برش وغیرہ کے استعمال سے دنیوی فائدہ جوکہ منہ کی پاکی ہے وہ تو حاصل ہو جائے گا لیکن جو اصل مقصد اور بڑا فائدہ رب کی رضا ہے یہ مسواک کے استعمال ہی سے حاصل ہوگی۔

برش اگر خنزیر کے بالوں کا ہے تو اس کا استعمال بالکل ناجائز ہے اور اگر مشکوک ہے تو اس کا ترک کرنا اولیٰ ہے اور اگر مشکوک نہیں ہے تو اس کا استعمال جائز ہے۔

منجن اور ٹوتھ پیسٹ کا حکم

خیال رہے کہ جہاں تک دانتوں کی صفائی اور نظافت کا جو حکم ہے اس کے لئے ہر وہ چیز جس سے پاکی اور صفائی حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ منجن، ٹوتھ پیسٹ وغیرہ اس کا استعمال جائز ہے اور بعض طبیّ فائدے بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔مگر مسواک کی وہ اخروی فضیلت اور بعض وہ طبیّ فوائد جو مسواک کے ساتھ مخصوص ہیں جن کا ذکر احادیث مبارکہ کے حوالہ سے آپ ملاحظہ کر چکے ہیں وہ حاصل نہ ہونگے، وہ سنتِ مسواک کے استعمال سے ہی حاصل ہونگے۔

مسواک کے آداب

ادب نمبر۱:۔مسواک کے ریشے نہ زیادہ نرم اور نہ زیادہ سخت ہوں بلکہ درمیانی درجے کے ہوں

ادب نمبر۲: مسواک کی لکڑی صاف ستھری اور سیدھی ہو۔

ادب نمبر۳:۔مسواک کی موٹائی چھوٹی انگلی کے برابر ہو۔

ادب نمبر۴:۔ مسواک کی لمبائی شروع میں ایک بالشت کے برابر ہو، استعمال کے سبب ایک بالشت سے کم ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر زیادہ چھوٹی ہو جائے، بالکل پکڑی نہ جائے تو نئی لینی چاہیے۔

ادب نمبر۵:۔ چت لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے اس سے تلّی بڑھ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

ادب نمبر۶:۔ مسواک کو چوسنا مناسب نہیں اس سے وسوسے کی بیماری جنم لیتی ہے۔

ادب نمبر۷:۔ استعمال سے پہلے اچھی طرح دھولیا جائے۔

ادب نمبر۸:۔ مسواک کھڑی کر کے کسی اونچی جگہ پر رکھے، زمین پر نہ رکھے اس سے جنون کا اندیشہ ہے۔

ادب نمبر۹:۔ مسواک خشک ہونے کی صورت میں پانی سے نرم کرنا چاہیے۔

ادب نمبر۱۰:۔ مسواک کم از کم تین مرتبہ کرے،اور ہر بار نیا پانی لینا چاہیے۔

ادب نمبر۱۱:۔ وضو کے پانی میں مسواک داخل کرنا مناسب نہیں۔

ادب نمبر۱۲:۔ مسواک دائیں ہاتھ سے کرے۔

ادب نمبر۱۳:۔ بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

ادب نمبر۱۴:۔ مسواک دونوں طرف سے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

ادب نمبر۱۵:۔ مسجد میں مسواک کرنا جائز ہے، لیکن بذل المجھود میں لکھا ہے کہ مسواک کا استعمال مسجد میں مناسب نہیں کیونکہ اس کے ذریعہ منہ کی گندگی دور کی جاتی ہے اور مسجد گندگی دور کرنے کی جگہ نہیں۔

ادب نمبر۱۶:۔ نامعلوم درخت سے مسواک نہ بنائی جائے۔ بعض درخت زہریلے ہوتے ہیں اس سے نقصان کا خطرہ ہے۔

ادب نمبر۱۷:۔ سفر وحضر میں مسواک ساتھ رکھنا چاہیے تاکہ بوقت ضرورت استعمال کر سکے۔

ادب نمبر۱۸:۔ دوسروں کے استعمال شدہ مسواک نہیں کرنا چاہیے۔

مسواک کے متعلق مسائل

مسئلہ نمبر ا:۔روزے کی حالت میں مسواک کا استعمال کسی بھی وقت جائز ہے یہاں تک کہ غروب آفتاب سے پہلے بھی مسواک کا استعمال جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۲:۔مسواک خشک ہو یا تر دونوں کا استعمال روزے کی حالت میں جائز ہے۔

مسئلہ۳:۔آج کل پیکنگ میں جو مسواک آرہی ہے جس میں ایک مخصوص کیمیاوی عمل کے ذریعہ مختلف فلیور اور خوشبوئیں بھری جاتی ہیں اس کا استعمال بھی روزے کی حالت میں مکروہ ہے اس لئے کہ اس کا ذائقہ مصنوعی ہے تر مسواک کے ساتھ اس کو قیاس کرنا صحیح نہیں ہے یہ منجن اور ٹوتھ پیسٹ کی طرح ہے۔

مسئلہ نمبر۴:۔کسی کی مسواک بغیر اجازت کے استعمال کرنا مکروہ ہے، اجازت ہو تو دھو کر استعمال کرنا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۵:۔حالت احرام میں مسواک کا استعمال نہ صرف جائز ہے بلکہ مسنون ہے۔

مسئلہ نمبر۶:۔مسواک وضو اور نماز کے لئے مخصوص نہیں بلکہ جب بھی منہ میں گندگی اور بو محسوس ہو تو مسواک کرنی چاہیے۔

مسئلہ نمبر۷:۔نابالغ بچوں کو اس کے استعمال کا عادی بنانا چاہیے تاکہ بالغ ہونے کے بعد یہ سنت نہ چھوٹے۔

مسئلہ نمبر۸:۔غسل سے قبل بھی مسواک مسنون ہے۔

مسئلہ نمبر۹:۔دانتوں کو لوہے یا ریتی سے صاف کرنا مکروہ ہے اس سے دانت کمزور ہو کر جلد ٹوٹ جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۱۰:۔کسی تقریب یا مجمع عام کے لئے جانے سے پہلے مسواک کرنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر۱۱:۔منہ کی بدبو اور دانت کی زردی کے ختم ہونے تک مسواک کرے۔

مسئلہ نمبر۱۲:۔اتفاق سے مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی سے مسواک کرے اور کسی سخت کھردرے کپڑے سے بھی دانتوں کو رگڑ کر صاف کیا جا سکتا ہے۔

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

محمد زکریا